ماہنامہ نعت لاہور
۲۸
28 دورن
تجلیاتِ نعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 17 واں سال

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطال باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ نعت لاہور

جلد 17 | جون 2004 | شمارہ 6

تجلیاتِ نعت

(مشیر خصوصی)
چودھری رفیق احمد باجوہ
ایڈووکیٹ

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: شہناز کوثر۔ اظہر محمود

مینیجر: راجا اختر محمود

پبلشر:
راجا رشید محمود
صدر
ایوان نعت
رجسٹرڈ

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زرسالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز لاہور

کمپیوٹر کمپوزنگ: مدنی گرافکس، فون: 7230001

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس، 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463684

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10، نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500

شاعرِ نعت کا 28 واں اُردو مجموعۂ نعت

تجلّیاتِ نعت

(خواجہ حیدر علی آتشؔ کی زمینوں میں ایک حمد اور 53 نعتیں)

راجا رشید محمودؔ

مکتبہ ایوانِ نعت۔ لاہور

نُورِ نُبوّت کی تابانیوں کے نام

میرؔ کے بعد بے نوا محمودؔ
ہے مزارع زمینِ آتشؔ کا

لمعات

لمعۂ حمد و نعت

''مصروف حمد جب کبھی میرا قلم ہُوا''
مدحِ نبی ﷺ میں اک نہ اک مصرع رقم ہُوا — ۱۰

لمعاتِ نعت

۱ اس سرزمیں پہ کیسا خدا کا کرم ہُوا
طیبہ قدومِ سرورِ دیں ﷺ سے حرم ہُوا — ۱۱، ۱۲

۲ جس وقت طیرِ فکر و تخیل کے پر کھلے
شہرِ نبی ﷺ کی مدح میں میرے ہنر کھلے — ۱۳، ۱۴

۳ مجھے جب اُنس و الفت ہے نبی ﷺ کے نسلِ اطہر سے
ڈراتا ہے فلک کیا مجھ کو حزن و غم کے لشکر سے — ۱۵، ۱۶

۴ جو دیکھا مدعا محمودؔ کا تو مختصر دیکھا
مدینہ طیبہ ہی اس کا مقصودِ نظر دیکھا — ۱۷

۵ لفظ جتنے ہیں مدیحِ فخرِ موجودات ﷺ میں
ہیں وہی میری کتابِ زیست کے صفحات میں — ۱۸

۶ فراست جو عطا کی مصطفیٰ ﷺ نے فہمِ انساں کو
سدا رکھے گی یاد انسانیت ان کے اس احساں کو — ۱۹، ۲۰

۷ جو ہم جانیں تو کیسے عظمتِ محبوبِ یزداں ﷺ کو
سمجھتے ہی کہاں ہیں دوستو! ہم لوگ قرآں کو — ۲۱، ۲۲

۸ اس عجب اسلوب سے تقلیدِ حسانؓ کیجیے
دیدۂ تر کو پیمبر ﷺ کا ثنا خواں کیجیے — ۲۳، ۲۴

۹ ہوں درِ سرکارِ والا ﷺ پر میں خواہاں مرگ کا
یہ اگر ہو جائے تو مجھ پر ہو احساں مرگ کا — ۲۵، ۲۶

۱۰ دن سارے میرے ماضی و فردا و حال کے
ممنون ہیں حضور ﷺ کے بذل و نوال کے — ۲۷، ۲۸

۱۱ ہوتے ہیں رم مدینے کو اشہبِ خیال کے
لاتے ہیں عکسِ شہرِ پیمبر ﷺ سنبھال کے — ۲۹

۱۲ بتاؤں کیا؟ سبب کیا ہے مری شیریں کلامی کا
مرے لب پر وظیفہ ہے نبی ﷺ کے نامِ نامی کا — ۳۰

۱۳ اجازت حاضری کی یوں ملی ہے سرورِ کُل ﷺ سے
نبی ﷺ کے شہر کو جاتا ہی رہتا ہوں تسلسل سے — ۳۱، ۳۲

۱۴ سر اپنا جب درِ سرکارِ ہر عالم ﷺ پہ خم پایا
فرازِ آسماں محمودؔ نے زیرِ قدم پایا — ۳۳، ۳۴

۱۵ وردِ درودِ پاک وہ کارِ مفید ہے
واحد جو قفلِ خلدِ بریں کی کلید ہے — ۳۵

۱۶ بھیگا ہُوا ہو دل تو نگاہیں وضو کریں
یہ حالتیں ہیں' نعت میں جو سرخرو کریں — ۳۶

۱۷ ہو پس منظر میں جس کے عرش' جنت پیش منظر میں
اک ایسا شہر بھی دیکھا ہے ہم نے ہفت کشور میں — ۳۷، ۳۸

۳۸ تمازتِ حشر میں کیسی بھی ہو خورشید رخشاں میں
ہمیں کیا، ہم تو ہوں گے مصطفیٰ ﷺ کے ظلِ داماں میں ۶۹، ۷۰

۳۹ اپنی آنکھیں وردِ صلّی اللہ سے نم کیجیے
یوں مداوائے الم، درمانِ ہر غم کیجیے ۷۱، ۷۲

۴۰ نعتِ سرور ﷺ اور حمدِ ربِ اکرم کیجیے
دیں سے یوں اپنا تعلق آپ محکم کیجیے ۷۳

۴۱ کھوٹے تھے جو، وہ نعت کے باعث کھرے ہوئے
دامن کا کیا ہے، گھر بھی ہیں ان کے بھرے ہوئے ۷۴

۴۲ سخت ہے گرچہ دن قیامت کا
آسرا ہے مگر شفاعت کا ۷۵

۴۳ نعت کی رب سے جو بھی پائی بات
ہم نے اشعار میں سجائی بات ۷۶

۴۴ ہر انتہا ہے ان کے لیے احترام کی
کیا بات ہے حضور علیہ السلام کی ۷۷

۴۵ جو سر پر ابرِ لطفِ رحمۃ للعالمین ﷺ آیا
مجھے معبودیت پر اپنے خالق کی یقیں آیا ۷۸

۴۶ شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ سے نہ جدائی ہوتی
موت بھی کاش مرے ساتھ ہی آئی ہوتی ۷۹

۴۷ مجھے درکار ہو گا جس قدر خرچ
مدینے کا نبی ﷺ دیں گے سفر خرچ ۸۰

۴۸ ہماری زندگی سے غم کا رشتہ تو مسلسل ہے
مداوائے الم لیکن درودِ پاکِ مرسل ﷺ ہے ۸۱، ۸۲

۴۹ رسالت صفرِ وحدانیت کی ایسی جدول ہے
جو باطن ہے، وہ ظاہر ہے، جو آخر ہے، وہ اول ہے ۸۳، ۸۴

۵۰ نبی ﷺ کی انگلی کا وہ پا چکا اشارہ چاند
کہ جس نے حشر تک کے واسطے سنوارا چاند ۸۵

۵۱ کرم کے واسطے پھیلایا میں نے صرف دامن کو
بھرا سرکار ﷺ نے فی الفور لیکن پورے آنگن کو ۸۶

۵۲ التفات و لطف کی جب کوئی صورت مانگتا
کاش تو رب سے پیمبر ﷺ کی محبت مانگتا ۸۷

۵۳ روشنی اپنے گڑھوں میں بھی وہ بھر لیتا ہے
بھیک ذراتِ مدینہ سے قمر لیتا ہے ۸۸

☆☆☆☆☆

حمدِ باری تعالیٰ

"مصروفِ حمد جب کبھی میرا قلم ہُوا"
مدحِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اک نہ اک مصرع رقم ہُوا

میں نے کوئی سوال جو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا
مجھ پر کرم خدا کا' خدا کی قسم ہُوا

جب بارگاہِ ربّ و نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کِیا ہے قصد
ساماں پلک جھپکتے میں سارا بہم ہُوا

لب پر ترے نہ حمد' نہ نعتِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
یکساں ترا وجود ہوا یا عدم ہُوا

وہ جس نے پھول پیش کیے حمد و نعت کے
قسمت میں اُس کی' شنبلستانِ ارم ہوا

محسوس جب کِیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دل میں آ گئے
فضلِ خدائے پاک سے یہ دل حرم ہوا

محمود میں حصارِ عطائے خدا میں تھا
مدحِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شعر جو اک صبح دم ہُوا

اُس ترک کی ثنا میں جو حرف رقم ہوا — آتشؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس سرزمین پہ کیسا خدا کا کرم ہُوا
طیبہ قدومِ سرورِ دیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حرم ہُوا

اُس کی بلندیوں کو نہ پائے گا آسماں
سر جس کا پیشِ روضۂ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خم ہوا

بارانِ التفاتِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برس پڑی
ہجرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دیدہ اگر میرا نم ہوا

خاکِ مدینہ کے وہ مماثل نہ ہو سکے
باغِ جہاں ہوا کہ وہ باغِ ارم ہُوا

کندہ جو ہو گیا ہے سرِ عرش و لامکاں
میرے حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نقشِ قدم ہُوا

گر الفتِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب میں نہ ہو
کیا فرق ہے' وجود ہُوا یا عدم ہُوا

مدحِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس کو خوشی ملی
اُس کو یہاں وہاں نہ کوئی ہمّ و غم ہُوا

دل سے جو ان کے نام کی میں نے دُہائی دی
لطفِ نبیؐ ہر دو جہاں ﷺ ایک دم ہُوا
پندرہ سو سال ہونے کو آئے ہیں نعت کو
وصف ایک بھی کسی سے نہ اب تک رقم ہوا
محمودؔ ان کا حکم رواں ہے جہاں تہاں
زیرِ نگیں ہے ان کے، عرب یا عجم ہُوا

اس ترک کی ثنا میں جو صَرف رقم ہوا — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس وقت طیرِ فکر و تخیّل کے پر کھُلے
شہرِ نبی ﷺ کی مدح میں میرے ہنر کھُلے
اُمت کی مغفرت کے لیے عہد لے لیا
رب کے حضور جب لبِ خیر البشر ﷺ کھلے
"صَلِّ عَلَى النَّبِیّ ﷺ" کی وساطت کا فیض ہے
دستِ دُعا اُٹھیں تو اجابت کا در کھلے
معراج کے لیے تھا یہ خالق کا اہتمام
آقا ﷺ گئے تو گنبدِ بے در کے در کھلے
باتیں جو بالمشافہہ اپنے خدا سے کیں
معراج پر پہنچ کے شہِ بحر و بر ﷺ کھلے
ہر روشنی حضور ﷺ ہی کے دم قدم سے ہے
یہ راز اگر کھلے تو بوقتِ سحر کھلے
دفتر مِری خطاؤں کا، اے ربِّ کائنات!
سرکار ﷺ کی نظر میں نہ آئے، اگر کھلے

فرمایا، آؤ کعبے میں چل کر پڑھیں نماز
ایمان لا کے سرورِ کُل ﷺ پُر عمرؓ کھلے

ایوارڈ اس کو رب کی رِضا کا وہیں ملے
جب مدحِ مصطفیٰ ﷺ میں زبانِ بشر کھلے

محمودؔ جس میں نعت کی ہوں کاوشیں سبھی
غُنچہ مرا حضور ﷺ کی دہلیز پر کُھلے

جوہر نہیں ہمارے ہیں صیاد پر کھلے — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے جب اُنس والفت ہے نبی ﷺ کے نعلِ اطہر سے
ڈراتا ہے فلک کیا مجھ کو حُزن و غم کے لشکر سے

مری جاں کو خطر کیا، اُس کے مالک آپ سرور ہیں
کوئی خدشہ نہیں ہے حدّتِ خورشیدِ محشر سے

نکیرین آقا و مولائے کُل ﷺ کی نعت سُن لیں گے
تو کیا پوچھیں گے وہ زیرِ لحد ان کے ثنا گر سے

احاطہ ایسی بستی کا کرے اللہ کی رحمت
سنائی دے جہاں صَلِّ عَلیٰ کی گونج گھر گھر سے

مجھے خوشنودیٔ سرکارِ ہر عالم ﷺ کی خواہش ہے
یہی سیکھا ہے احقر نے کلامِ ربِّ اکبر سے

بہت کچھ مجھ کو "اَوْ اَدْنیٰ" سُجھاتا ہے، دکھاتا ہے
سمجھتا ہوں میں پس منظر کی حالت پیش منظر سے

انھیں معلوم ہے، شہرِ نبی ﷺ میں کیسے رہنا ہے
وہاں جن کو میسّر آیا ہے رہنا مقدّر سے

درودِ پاک میں پڑھتا چلا جاؤں گا میزاں تک
تو پھر کیا اور بھی پوچھیں گے کوئی بات احقر سے
نقوشِ پائے سرکارِ جہاں ﷺ کو صبح دم چومے
نبی ﷺ کا وقر سیکھے جو طلوعِ شاہِ خاور سے
کوئی دیکھے تو میری حاضری سرکار ﷺ کے در پر
بندھے ہاتھوں سے، نم آلود نظروں سے، جھکے سر سے
یہی اک بات ہے محمودؔ اطمینان کا باعث
درودِ پاک کی اُٹھتی ہیں آوازیں مرے گھر سے

بہار آئی، چھلکا ساقی شراب روح پرور سے — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دیکھا مُدّعا محمودؔ کا تو مختصر دیکھا
مدینہ طیّبہ ہی اس کا مقصودِ نظر دیکھا
رہے اقوال وارشاداتِ آقا ﷺ جس کی نظروں میں
وہی بینا نظر آیا، اُسی کو دیدہ ور دیکھا
مدد کرنے میں کچھ تاخیر کرتے ہی نہیں آقا ﷺ
کیا جو استغاثہ ہم نے تو سب نے اثر دیکھا
مناظر تو نظر آتے ہیں چاروں سمت قدرت کے
ہر اک منظر میں ہم نے مصطفٰی ﷺ کو جلوہ گر دیکھا
جسے تشویق ہے سرکار ﷺ کی تقلیدِ سیرت کی
فرشتوں نے جو دیکھا تو اسی کو معتبر دیکھا
درِ سرکارِ والا ﷺ تک نہ جو بندہ پہنچ پایا
جہاں والوں نے اس کو زندگی بھر دربدر دیکھا
دلِ محمودؔ میں شہرِ پیمبر ﷺ سے عقیدت ہے
اسے چاہا اگر چاہا، اسے دیکھا اگر دیکھا

بیاباں کو بھی ہنگامِ جنوں میں سیر کر دیکھا — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لفظ جتنے ہیں مدیحِ فخرِ موجودات ﷺ میں
ہیں وہی میری کتابِ زیست کے صفحات میں

مجتمع کر دی ہیں ساری خوبیاں اللہ نے
سرورِ ہر دو جہاں ﷺ کی ذاتِ فیض آیات میں

جن سے دُنیا امن و عافیت کا گہوارہ بنی
رکھے رب نے وہ کمال اپنے نبی ﷺ کی ذات میں

آیہ ما ینطق نے ہم کو یہ سمجھا دیا
ہیں ہدایاتِ الوہی ان ﷺ کے ارشادات میں

حرفِ قرآں پر متونِ نعت کی بنیاد ہو
ہوں احادیثِ پیمبر ﷺ اس کی تعلیقات میں

گوہرِ چشمِ ندامت نے بعونِ ذوالجلال
آب پائی مل کے شہرِ پاک کے ذرات میں

ہے دلِ محمود پر پرتو فگن یادِ نبی ﷺ
اس حوالے سے نہیں ہے فرق دن میں، رات میں

آبِ حیواں خضر کو ہاتھ آ گیا ظلمات میں — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فراست جو عطا کی مصطفیٰ ﷺ نے فہمِ انساں کو
سدا رکھے گی یاد انسانیت اُن کے اِس احساں کو

ردائے رحمتِ سرکار ﷺ نے سر پر کیا سایہ
جو دستِ احترام اپنا چُھوا مَس ان کے داماں کو

ہُوا آقا ﷺ کی رحمت کا اشارہ، وہ تو یہ کہیے
چُھپا سکتا نہ تھا ورنہ میں اپنی فردِ عصیاں کو

بحمدِاللہ! طیبہ میں زبانِ بے زبانی سے
کوئی تو بات کرنی آ گئی ہے اشکِ لرزاں کو

اُبھرتا ہے قدومِ مصطفیٰ ﷺ سے سر کو مَس کر کے
مشیّت نے یہ عظمت بخش دی مہرِ درخشاں کو

یہ دیکھو، مصطفیٰ ﷺ کی ایک انگلی کے اشارے سے
ضیا تسکین زا بخشی گئی ہے ماہِ تاباں کو

بڑھایا ہے نسیمِ شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ نے
تعطّر کو، فضا کے حسن کو، صبحِ گلستاں کو

جو انساں ہے وہ خواہش مند ہے آبِ مدینہ کا
اگر پائے بھی تو کر دے گا ضائع آبِ حیواں کو

مثال اس کی کہاں ملتی، نظیر اس کی کہاں ہوتی
دیا ہے جو پروٹوکول رب نے اپنے مہماں کو

وہ کچھ اندازۂ کیفیّتِ مَازَاغَ کر لے گا
جو تر رکھتا ہے یادِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مژگاں کو

نہ کوئی ہاتھ اِس پر حشر میں بھی ڈال پائے گا
سلامت یوں رکھا ذکرِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گریباں کو

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشک شوئی کی کسی کی چشمِ گریاں کی
تو فرمائی پزیرائی کسی کے رُوئے خنداں کو

حسابِ حشر سے "صَلِّ عَلیٰ" جس کو بچا لایا
فرشتے چشمِ حیرت سے نہ کیوں دیکھیں اُس انساں کو

دراڑ آئے گی کیا محمودؔ میرے اس تیقّن میں
کہ بھیجے گا خدا جنت میں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثنا خواں کو

کریں گے جمع معنی فہم اجزائے پریشاں کو — آتشؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہم جانیں تو کیسے عظمتِ محبوبِ یزداں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
سمجھتے ہی کہاں ہیں دوستو! ہم لوگ قرآں کو

نہیں ہے داخلِ اسلام ہونا کھیل لفظوں کا
اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لازمی ہے ہر مسلماں کو

جو احساں بعثتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں فرمایا
جتاتا ہے مسلمانوں پہ رب اُس ایک احساں کو

فَاَوْحیٰ کے معانی پر مباحث مت کرو یارو!
عمومیّت نہ ملنی چاہیے اَسرارِ پنہاں کو

جہالت عام تھی پہلے، بہیمیّت تھی رقصندہ
سکھائی آدمیّت آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انساں کو

شبِ معراجِ سرکارِ جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اک یہ پہلو ہے
کرائی سیر ہر اک چیز کی خالق نے مہماں کو

قبولِ خاطرِ سرکار ﷺ جب نعتِ نبیؐ ٹھہری
تو رضواں لے گیا جنّت میں خُود اُن کے ثنا خواں کو

سحابِ لطف و رحمت کو مرے گھر کی طرف بھیجا
نگاہوں میں رکھا سرور ﷺ نے میری چشمِ گریاں کو

نہ میں ہاتھ آوں گا لوگو! جہنّم کے فرشتوں کے
قیامت میں اگر تھامے رکھا آقا ﷺ کے داماں کو

قریبِ آقا ﷺ کے روضے کے، اگر شرطی پہنچنے دیں
مَیں جھاڑو کی طرح برتوں گا اُس جا اپنی مژگاں کو

فقط یہ شرط ہے، مٹّی مدینے کی وہاں پر ہو
چلا جاؤں گا میں محمودؔ رضواں کے گلستاں کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس عجب اُسلوب سے تقلیدِ حسّانؓ کیجیے
دیدۂ تر کو پیمبر ﷺ کا ثنا خواں کیجیے

پایئے اپنے کو گردابِ مصیبت میں جونہی
شہرِ سرور ﷺ کی طرف چلنے کا ساماں کیجیے

جب دیارِ سرورِ کونین ﷺ سے ہو آیئے
کس لیے پھر آرزوئے باغِ رضواں کیجیے

پایئے توفیق گر مدحِ حضورِ پاک ﷺ کی
بامِ اخلاص و عقیدت پر چراغاں کیجیے

جا کے استغفار کیجیے مسکنِ سرکار ﷺ میں
اِس طرح غرقِ ندامت فردِ عصیاں کیجیے

مدحِ سرور ﷺ کیجیے ایسے کہ اپنے آپ کو
بے نیازِ گردشِ گردونِ گرداں کیجیے

جو عطا فرمائی ہے ربِّ جہاں نے زندگی
حُرمتِ ناموسِ پیغمبر ﷺ پہ قرباں کیجیے

دیکھتا ہوں' مانتا کیسے نہیں ہے لَم یَزَل
میرے آقا ﷺ میرے مولا آپ تو "ہاں" کیجیے

بھیجا بُلوانے کی خاطر ان ﷺ کے ہاں جبریل کو
جب مشیّت نے یہ چاہا' ان کو مہماں کیجیے

آپ کے آقا ﷺ کرم بے انتہا احقر پہ ہیں
دفنِ طیبہ کی اجازت کا بھی احساں کیجیے

کیجیے اللہ سے محمودؔ جب کوئی دُعا
تو درودِ پاکِ سرور ﷺ زیبِ عنواں کیجیے

عاشقِ جانباز کی گردن پہ احساں کیجیے — آتش

ہوں درِ سرکارِ والا ﷺ پر مَیں خواہاں مرگ کا
یہ اگر ہو جائے تو مجھ پر ہو احساں مرگ کا

طیبہ جانے کی تمنا زندگی کے ساتھ ہے
طیبہ جاتے ہیں تو ہو جاتا ہے عرفاں مرگ کا

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں جان دے دیتے رہے
اِس طرح کرتے رہے ہیں غازیؔ ساماں مرگ کا

جانفشانی حرمتِ آقا ﷺ میں کرنے والے لوگ
خونِ غیرت سے لکھا کرتے ہیں دیواں مرگ کا

جس کو گورستاں دکھائی دے قدومِ شاہ ﷺ میں
شرف ہوتا ہے اُسی بندے کو عرفاں مرگ کا

ہے دیارِ مصطفیٰ ﷺ میں مرنا' جینے کی نوید
زندگی جاوداں کو دو نہ عنواں مرگ کا

بس یہ ڈر ہے' دور طیبہ سے نہ آ جائے کہیں
اُس جگہ تو ڈر نہیں ہے مجھ کو چنداں مرگ کا

جانے کیوں مجھ سے معانق شہرِ سرور ﷺ میں نہیں
ہے فرشتہ چار جانب گرمِ جولاں مرگ کا

فائدہ پہنچے گا اُن کو، جو مدینے میں مَریں
اور ہیں جن کو کہ ہو سکتا ہے نقصاں مرگ کا

خادمِ نعتِ نبی ﷺ محمودؔ عاصی کے سوا
اور بھی دیکھا کوئی تم نے ثنا خواں مرگ کا؟

مجھ کو پہنچائے خدا محمودؔ شہرِ مصطفیٰ ﷺ
میری خاطر جب کرے جاری وہ فرماں مرگ کا

دل شبِ فرقت میں ہے از بسکہ خواہاں مرگ کا ۔ آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دن سارے میرے ماضی و فردا و حال کے
ممنون ہیں حضور ﷺ کے بذل و نوال کے

رب نے بنایا آپ کو سانچے میں ڈھال کے
صدقے میں اپنے آقا ﷺ کے حسن و جمال کے!

اشجع بھی آپ، افصحِ عالم بھی آپ ہیں
پہلو ہیں سب حبیبِ خدا ﷺ کے، کمال کے

کیسے یہ نعتِ سرورِ کُل ﷺ میں اُڑان لے
خستہ ہیں سارے پر مرے طیرِ خیال کے

جائے ادب ہے، شہرِ پیمبر ﷺ کے زائرو!
انساں کو چاہیے کہ چلے دیکھ بھال کے

اب تو خدایا! مجھ کو مدینے میں دے جگہ
مشکل سے آ رہا ہوں مَیں رضواں کو ٹال کے

کل کو بھی نعت کہتا رہوں میں اِسی طرح
لمحات جیسے میرے گزرتے ہیں حال کے

سرکار ﷺ کے کرم کے میں صدقے کہ وہ مجھے
گردابِ احتساب سے لائے نکال کے

طیبہ سے جن کو عشق نہیں ہے، وہ بدنصیب
ہیں شرق و غرب کے، نہ جنوب و شمال کے

سرکار ﷺ! آپ چاہیں تو ممکن ہے بہتری
لچھن جو قوم کے ہیں، وہ سب ہیں زوال کے

محمودؔ ہم بفضلِ خدا منقبت نگار
جیسے صحابہؓ کے ہیں، اسی طرح آلؓ کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوتے ہیں رم مدینے کو اشہب خیال کے
لاتے ہیں عکسِ شہرِ پیمبر ﷺ سنبھال کے

جن کو لگن محبّت سرکار ﷺ کی لگی
طامع نہیں ہیں لوگ وہ مال و منال کے

مجھ ایسے بندگانِ حبیبِ خدائے پاک ﷺ
ہیں مدح گو حضور ﷺ کے اور ان کی آل کے

جاتا ہوں طیبہ کو تو مروں گا اُسی جگہ
یہ بھی ہیں اور وہ بھی ہیں لمحے وصال کے

نعتوں پہ قدسیوں کی بالآخر پڑی نظر
فردِ عمل کو دیکھ رہے تھے کھنگال کے

جو حاضری مدینے میں ہوتی ہے چند روز
اس یاد میں گزرتے ہیں دن سارے سال کے

محمودؔ بارگاہِ نبی ﷺ میں رسا ہوئے
"قطرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بتاؤں کیا، سبب کیا ہے مری شیریں کلامی کا
مرے لب پر وظیفہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ نامی کا

فلک ہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیزیٔ رفتار کے شاہد
تو ناظر عرش ہے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نازک خرامی کا

مقدر کی رسائی پر نہ کیوں ہو ناز احقر کو
پٹا اپنے گلے میں ہے پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا

خدا کا فضل اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہربانی ہے
درِ سرکارِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہنچنا مجھ سے عامی کا

بچائیں قبر سے، پل سے، حسابِ روزِ محشر سے
تو یہ اعجاز ہے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ گرامی کا

بہت اقبالؒ اور احمد رضاؒ کا ہے اثر مجھ پر
نظر مجھ پر ہے رومیؒ کی، کرم مجھ پر ہے جامیؒ کا

اسے لطف و کرم کی انتہا کہتے ہی بنتی ہے
مدینے میں جو کوئی نام لے محمود نامی کا

نہیں کچھ امتیاز اس عشق میں گمنام و نامی کا — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اجازت حاضری کی، یوں ملی ہے سرورِ کُل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر کو جاتا ہی رہتا ہوں تسلسل سے

رخِ سرکارِ والا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو کی وَالشَّمس نے مدحت
تو کی وَاللَّیل نے کچھ چھیڑ چھاڑ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاکُل سے

رسولِ محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طاعت و تقلید اپناؤ
نکلنا چاہتے ہو تم اگر عصیاں کے چُنگُل سے

فقط بالواسطہ عرفانِ ذاتِ حق کا امکاں ہے
خدا تک ہے رسائی صرف آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسُّل سے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو دین لائے ہیں، وہ کامل بھی ہے، اکمل بھی
تعلُّق ہی نہیں اس کا تغیُّر سے، تبدُّل سے

فضیلت انبیاءؑ پر ہے مرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، پر پھر بھی
کسی حد تک ہمیں تو چاہیے بچنا تقابُل سے

درودِ مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی کے باب میں یارو
کبھی تم کام مت لینا تساہُل سے، تامُّل سے

رکیا ہے انتظام اس کا بہت پہلے سے آقا ﷺ نے
پر روح الامین پر سے گزر جائیں گے ہم پل سے

میں جب چاہوں، کھڑا کرتا ہے مجھ کو طیبہ لے جا کر
مجھے یوں کام لینا آ گیا اپنے تخیّل سے

تعلّق جس کا سرکارِ دو عالم ﷺ سے نہیں پختہ
مُعانق ہو کے رہ جائے گا وہ بندہ تذلّل سے

زبانِ خامشی میں یہ مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کے ہیں
نکلتے ہیں جو خوشبو بن کے نغمے غُنچہ و گُل سے

جو زیرِ لب درودِ سرورِ کونین ﷺ پڑھتے ہیں
انھیں محمودؔ کیا خدشہ ہو روزِ حشر کے غل سے

چمن سرسبز ہے بارانِ رحمت کے تفضّل سے — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنا جب درِ سرکارِ ہر عالم ﷺ پہ خم پایا
راز آسماں محمودؔ نے زیرِ قدم پایا

استجاب اُس نے اِس قدامت کی طرف دیکھا
شکلِ نجم جب جبریلؑ نے نورِ قِدم پایا

مٹایا لوحِ دل سے غم درودِ پاکِ سرور ﷺ نے
جو دیکھا گنبدِ خضرا تو لطفِ کیف و کم پایا

تھیں جتنی اُمتیں، ان سب نے ہنگامِ قیامت میں
لوائے حمد کی صورت میں احمد ﷺ کا عَلَم پایا

اسے کچھ اور لکھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی
مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کے واسطے جس نے قلم پایا

میں مشغول درودِ پاکِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہوں
اشارہ ہاتفِ غیبی سے میں نے صبح دم پایا

مجھے اے زاہدو! جنت کی کیا تشویق دیتے ہو
ک میں نے ہر قدم طیبہ میں سو باغِ ارم پایا

سپہ سالار ایسا کوئی دیکھا ہے زمانے نے؟
اُحد میں جس طرح سرکار ﷺ کو ثابت قدم پایا
خدا کے فضل سے یہ میری عادت بنتی جاتی ہے
درِ آقا ﷺ پہ پایا خود کو تو گردن کو خم پایا
سر آنکھوں پر لگایا اور دل کے ساتھ رکھا ہے
کسی سے میں نے جب سرکار ﷺ کا نقشِ قدم پایا
خُوشی کا اور غم کا فلسفہ محمودؔ نے سمجھا
ملیں خوشیاں زمانے کی؛ اگر طیبہ کا غم پایا

محبت کا تری بندہ ہر اک کو اے صنم! پایا — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ورد درودِ پاک وہ کارِ مفید ہے
واحد جو قُفلِ خلدِ بریں کی کلید ہے
بات ہے نبی ﷺ کی، خدا کی کہی ہوئی
دید خدائے پاک پیمبر ﷺ کی دید ہے
لڈو سے دل میں پھوٹتے ہیں نامِ حشر سے
وہ دن نبی ﷺ کی دید کا روزِ سعید ہے
میرے قلم پہ اور مرے ہونٹوں پہ دیکھ لو
نعتِ نبی ﷺ یا حمدِ خدائے مجید ہے
طیبہ میں جا کے بھی یہی کرتا ہوں مَیں دعا
اتنی وہاں پہ دفن کی خواہش شدید ہے
ہم سرخرو رہیں گے قیامت کے روز بھی
سرکار ﷺ کے کرم سے یہ واثق اُمید ہے
کج مج بیاں کو آپ نے نعت بنا دیا
یوں مستفیدِ لطفِ پیمبر ﷺ رشید ہے

قفل درِ قبول نہ کھولے بعید ہے — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھیگا ہوا ہو دل تو نگاہیں وُضو کریں
یہ چاہتیں ہیں، نعت میں جو سرخرو کریں
مٹی نصیب ہو ہمیں شہرِ حضور ﷺ کی
ہر اک دُعا میں ہم تو یہی آرزو کریں
صُفّہ پہ بیٹھیں مسجدِ سرکار ﷺ میں اگر
وردِ درودِ سرورِ کُل ﷺ قبلہ رُو کریں
ہم کون ہیں، ہماری کیا اوقات ہے کہ ہم
سرکار ﷺ سے خطاب میں ''تُم'' اور ''تُو'' کریں
اُتریں فرشتے اس کی سماعت کے واسطے
کر کے وضو، مدینے کی گر گفتگو کریں
آقا حضور ﷺ! آپ کی اُمت کے حال پر
خوں روئیں اہلِ درد یا دل کو لہو کریں
محمودؔ لب پہ جب بھی ہو، اسمِ حضور ﷺ ہو
دل میں اگر وظیفہ ''اللہ ھو'' کریں

اس شش جہت میں خوب تری جستجو کریں — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ پس منظر میں جس کے عرش، جنّت پیش منظر میں
اک ایسا شہر بھی دیکھا ہے ہم نے ہفت کشور میں
کیا ہے رہنما اُس نے جو قاموسِ محبّت کو
مفاہیم و معانی ہیں کئی حرفِ ثناگر میں
سحابِ لطفِ سرور ﷺ نے مجھے سیراب کر ڈالا
عقیدت کی چمک دیکھی جونہی آنکھوں کے گوہر میں
مجھے جب کوچہ ہائے شہرِ طیبہ یاد آتے ہیں
میں خلوت کے مزے لیتا ہوں ایسے میں، بھرے گھر میں
ہمارے واسطے ان کو نمونہ حق نے ٹھہرایا
صفاتِ عالیہ جو ہیں صفاتِ حق کے مظہر میں
درِ سرکار ﷺ پر سر کو جھکانا سرفرازی ہے
بلندی ہفت افلاک جہاں کی ہے جھکے سر میں

بہنگامِ قیامت تم گنہگارو نہ گھبراؤ
قلم دانِ شفاعت پاؤ گے سرکار ﷺ کے بر میں

یقیں ہے مجھ کو میری عاقبت محمودؔ ہو جائے
کہیں آ جاؤں جو چشمِ کرم فرمائے سرور ﷺ میں

تسلط ہے یہاں دانائی نعتِ پیمبر ﷺ کا
کوئی سودا سما سکتا نہیں محمودؔ کے سر میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملی ہے بھیک وہ کشکولِ دل میں، کاسۂ سر میں
ہمہ تن میں ہوا مشغول توصیفِ پیمبر ﷺ میں

جھکا جس کا وفورِ عشق میں سر اُن کی چوکھٹ پر
تھا تخت و تاجِ شاہانِ زمانہ اس کی ٹھوکر میں

نبی ﷺ کی نعت سے تاثیر کا چشمہ اُبلتا ہے
دھڑکتا دل دکھائی دے اگر حرفِ ثنا گر میں

اسے جب تک اجازت مصطفیٰ ﷺ سے مل نہ جاتی تھی
نہ ہو سکتا تھا جبرائیلؑ داخل آپ کے گھر میں

قدم اُٹھتے ہیں جب دربارِ سرور کی طرف میرے
یہی محسوس ہوتا ہے، فرشتے ہیں برابر میں

نبی ﷺ کے روضۂ اقدس سے جب واپس پلٹتا ہوں
تو ساتھ آتا ہے اس کا عکس میرے دیدۂ تر میں

اُٹھی اس کی طرف سرکار ﷺ کی چشمِ کرم فرما
ہوا محمودؔ داخل جس گھڑی میدانِ محشر میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ طریقہ ہے مؤثر فکر کی تطہیر کا
مدحتِ سرور ﷺ میں اک اک لفظ ہو تحریر کا

انشقاقِ ماہ تھا یا رجعتِ خورشید تھی
یہ اشارہ تھا مہ و خورشید کی تسخیر کا

سامنے رکھ کر اسے، رب سے دُعا کرتا ہوں میں
یہ بھی مصرف ہے نبی ﷺ کے شہر کی تصویر کا

اک ہَوائے درگزر شہرِ پیمبر ﷺ سے چلی
یہ رہا گویا جواب اپنی ہر اک تقصیر کا

مل کے پڑھتے ہیں درود آقا و مولا ﷺ پر سبھی
ایک حلقہ یہ بھی ہے اخلاص کی زنجیر کا

قائلینِ شہرتِ دنیا سے رہتا ہوں الگ
مصطفیٰ ﷺ شاہد ہیں، میں قائل نہیں تشہیر کا

ماسوا محمودؔ شانِ سرورِ کُل ﷺ کے، نہ تھا
کوئی نکتہ بھی مری تحریر کا، تقریر کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی رُویت کی انھیںؐ رب نے جو نعمت دی ہے
گویا تبلیغِ حقیقت کی اجازت دی ہے

رب کا محبوب ﷺ سے ناتا ہے عجب اُلفت کا
جو پسند آئی ہے خود اُن کو وہ صورت دی ہے

چاند دو ٹکڑے اشارے سے ہو، سُورج پلٹے
مالکِ کُل نے پیمبر ﷺ کو وہ قدرت دی ہے

ذکرِ سرور ﷺ کے حوالے سے "رَفَعْنَا" کہہ کر
اُن کی خاطر انھیں اللہ نے رفعت دی ہے

جس سے تا حشر کے ہیں سارے زمانے روشن
ماہِ طیبہ کو مرے رب نے وہ طلعت دی ہے

ان پہ آقا ﷺ کی فضیلت ہوئی اِس سے ظاہر
سارے نبیوں نے پیمبر ﷺ کی بشارت دی ہے

اپنی قسمت پہ انھیں ناز نہ کیسے ہو گا
نعت گوئی کی جنھیں رب نے سعادت دی ہے

ہر گزارش وہ ہر اک بندے کی سن لیتے ہیں
ایسی سرکار ﷺ کو خالق نے سماعت دی ہے

دل میں توحید ہے اس واسطے راسخ رب کی
اس کے بارے میں پیمبر ﷺ نے شہادت دی ہے

جن کی خاطر کیے تخلیق عوالم سارے
ان کو اللہ نے ہر شے پہ حکومت دی ہے

ان سے دُنیا کی کوئی شے بھی ہو اوجھل کیسے
رب نے سرکار ﷺ کو مَازَاغَ بصارت دی ہے

مدحِ سرور ﷺ کی سعادت پہ ہوں رب کا حامد
فہم محمودؔ دیا جس نے فراست دی ہے

اے صنم! جس نے تجھے چاند سی صورت دی ہے — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کہتے ہو جبکہ نعتِ نبی ﷺ نام کے لیے
تیّار رہنا تم بُرے انجام کے لیے

سب کے لیے نبی ہیں ہمارے رسولِ پاک ﷺ
پیغامِ امن اُن کا سب اقوام کے لیے

شاعر پہ ملتفت نہ کیوں ہوں گے مصطفیٰ ﷺ
اخلاص تو ہو نعت کے ارقام کے لیے

نارِ سقر ہے دشمنِ سرکار ﷺ کا نصیب
باغِ بہشت آپ ﷺ کے خُدّام کے لیے

سرکار ﷺ کی سخاوت و بذل و نوال وجُود
جو خاص کے لیے ہے وہی عام کے لیے

مجھ کو عطا کیا جو مدحِ نبی ﷺ کا ذوق
قسمت نے لتّے گردشِ ایّام کے لیے

دل چل رہا ہے طوفِ مدینہ کے واسطے
ملبوسِ نعتِ پاک ہے احرام کے لیے

پہنوں وہی میں زیرِ زمینِ بقیعِ پاک
ملبوس جو پسند ہے احرام کے لیے

مدّاحِ حبیبِ خدائے قدیر ﷺ ہے
مدحت سرا کے خلد میں آرام کے لیے

افسوس ہم سے اب وہ سنبھالے نہیں گئے
ہم نے قبالے ان ﷺ سے جو انعام کے لیے

محمودؔ میری عرض نبی ﷺ تک پہنچ گئی
تخییل یا صبا رہی پیغام کے لیے

ناز و ادا ہے تجھ سے دلآرام کے لیے — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہم نعت کہتے سنتے ہی اتنے بڑے ہوئے
ہیں فضلِ رب سے اب بھی اسی پر اڑے ہوئے

آقا ﷺ کے نام لیوا بشر ہی نہیں فقط
ان کے ہیں لامکاں پہ بھی جھنڈے گڑے ہوئے

آسودگانِ جنتِ قدمینِ مصطفیٰ ﷺ
دراصل ہیں بہشتِ بریں میں پڑے ہوئے

پڑھتے نہیں درود جو حکمِ خدا پہ بھی
وہ مُہر بہ دل ہو گئے، چکنے گھڑے ہوئے

سرکار کی حفاظتِ ناموس کے لیے
دیکھا فلک نے، غازی کئی اُٹھ کھڑے ہوئے

اُمّت بٹی ہے ٹکڑیوں میں آپ کی حضور ﷺ!
اِس کے نہ جانے کس طرح اتنے دھڑے ہوئے

پہنچا درِ حضور ﷺ پہ محمودؔ جب تو تھے
پلکوں پہ آنسوؤں کے نگینے جڑے ہوئے

اُٹھتے ہی تیرے بزم سے سب اُٹھ کھڑے ہوئے — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مل گیا غازہ اگر طیبہ کی گردِ راہ کا
چہرہ اپنا بھی نظر آئے گا حق آگاہ کا

ہو اثر انداز جس پر فقرِ سلطانِ جہاں ﷺ
کیوں خیال آئے اسے دُنیا کی عزّ و جاہ کا

جب مرے سرکار ﷺ خود کرتے رہے اس کا طواف
کیوں نہ ہو جاتا مطوّف میں بھی بیتُ اللہ کا

میری حالت پر ہُوا میرے نبی ﷺ کا التفات
ہو ہی جانا تھا اثر میری بُکا و آہ کا

آنکھ تک اُن کی نہ جھپکی اور نہ ٹھٹکی ایک پل
میرے آقا ﷺ نے کیا دیدار یوں اللہ کا

ہے طوافِ روضۂ سرکارِ والا ﷺ بالیقیں
دائرے میں گھومنا ہر روز مہر و ماہ کا

احتساب آخر ترا محمودؔ ہو گا حشر میں
امتحاں ہو گا جہاں آقا ﷺ سے تیری چاہ کا

بسکہ پھرتا ہے خیال آنکھوں میں اس دلخواہ کا — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھٹکا ہُوا تُو پھرتا ہے اے بے خبر! کہاں
"صَلِّ عَلٰی" نہ ہو تو دعا میں اثر کہاں

دولت سرائے سرور و سرکار ﷺ کے سوا
دُنیا میں اور ملتی ہے جائے مفر کہاں

طیبہ کو اعتبار کی آنکھوں سے دیکھیے
ملتا کہاں ہے اِس سے بڑا معتبر کہاں

جو خواب ہی میں شہرِ نبی ﷺ تک پہنچ گیا
اس خوش نصیب کو رہی اپنی خبر کہاں

جس کو گدائیٔ درِ سرکار ﷺ مل گئی
اس کی نظر میں حیثیتِ مال و زر کہاں

طیبہ کو جا رہا ہوں کہ لاہور ہی میں ہوں
پہنچائے دے رہی ہے مری چشمِ تر کہاں

یا رب! ہے مجھ کو نورِ بصیرت کی آرزو
یا رب! دیارِ طیبہ کی ہے رہ گزر کہاں

دیکھو تو ذرّہ ہائے مدینہ کی رفعتیں
اُن کے مقابل آئے گا نورِ قمر کہاں

یہ صُفّہ و قدمین ہیں' یہ ہے مُواجہَہ
اِس سوچ میں ہوں غرق' رکھوں اپنا سر کہاں

جس کو زرِ غبارِ مدینہ نصیب ہو
اس کے قریب آئے تمنّائے زر کہاں

اللہ کا ہے لطف و کرم' ورنہ دوستو!
ناچیز مَیں کہاں' مرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا در کہاں

طیبہ میں جا اُدھر کہ ہو پوری تری مراد
بے سود پھر رہا ہے' مری جاں! اِدھر کہاں

یہ دوریاں ہیں اصل میں مجبوریاں مری
میں کس جگہ ہوں اور ہے طیبہ نگر کہاں

سوچو کہ بیتِ ربِّ کریم و حکیم سے
لے کر چلی ہے چشمِ حقیقت نگر کہاں

میری گزارشوں پہ کرم جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں
کیا چھیڑوں اس کو' قصّہ ہے یہ مختصر کہاں

مخلص نہ ہو جو رب سے' نہ اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
رہزن سمجھیے اس کو' وہ ہے راہبر کہاں

کوئی زمیں پہ اور سرِ لامکاں کوئی
محمودؔ سا بشر کہاں' خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں

پہنچا سزا کو اپنی ہے بیداد گر کہاں — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملے موقع جو تجھ کو نعت میں نغمہ سرائی کا
کبھی کرنا نہ جرم اِس باب میں تُو خود ستائی کا

کیا تخلیق اس نے جن کی خاطر سب جہانوں کو
انھی کو حکم خالق نے دیا فرماں روائی کا

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام سنتے ہی جو خم کرتے ہیں گردن کو
تو یہ بھی اک طریقہ ہے ہماری جبّہ سائی کا

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کو الفاظ کا مجموعہ مت سمجھو
خریطہ ہے ہر اک مصرع جہنّم سے رہائی کا

مرے نزدیک قیمت صفر ہے جاہ و حکومت کی
ہوں طامع جب درِ سرکارِ والا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گدائی کا

درودِ پاکِ سرکارِ جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وِرد افضل ہے
کہ یہ اعزاز ہے بے شک خدا کی ہم نوائی کا

عزیزانِ گرامی! اس کو حسنِ عاقبت جانو
محبّت مصطفیٰ ﷺ کی کیوں ذریعہ ہو کمائی کا

سمجھ لو وہ نہایت لائقِ تکریم و عزّت ہے
وسیلہ جو بھی ہو دربارِ آقا ﷺ تک رسائی کا

میں خاطی ہوں تو ہوں سرکار کی رحمت کے سایے میں
کسی کو زعم ہے محمودؔ تو ہو پارسائی کا

جنابِ آسا میں دم بھرتا ہوں تیری آشنائی کا — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دوریٔ شہرِ نبی ﷺ ہے ابتدا برسات کی
کیسے پلکوں پر نہ چھا جائے گھٹا برسات کی

پڑھ درودِ مصطفیٰ ﷺ اور نعت گا ملہار میں
پوری ہوتی دیکھنا اپنی دعا برسات کی

ابرِ لطفِ سرورِ عالم ﷺ کے چھا جانے کے بعد
کرتا ہے ذکرِ نبی ﷺ نشوونما برسات کی

جھالے برسیں یا ترشّح کی کوئی صورت بنے
یادِ طیبہ میں عنایت ہے بجا برسات کی

یادِ سرکارِ دو عالم ﷺ میں جو رو لیتا ہوں میں
روح میری اوڑھ لیتی ہے ردا برسات کی

الفتِ سرور ﷺ ہے جب سے روح و جاں پر ضوفگن
آنکھ اس دن سے ہوئی ہے آشنا برسات کی

بھیگی پلکیں دیکھ لیں سرکار ﷺ کا شہرِ حسیں
اور کرے تعریف قلبِ مبتلا برسات کی

گیت ساون کے ہوں یا بھادوں کے، اتنا یاد رکھ
پہلے پڑھنا نعت، پھر کرنا ثنا برسات کی

دل کی شادابی ہے اسمِ مصطفیٰ ﷺ کے وِرد سے
ہے یہ چھم چھم آنسوؤں کی، ہمنوا برسات کی

یوں عطا مجھ کو محبت مصطفیٰ ﷺ کی ہو گئی
میری آنکھوں کے لیے رب نے رَوا برسات کی

دل پسیجا ہے وفورِ الفتِ سرکار ﷺ میں
روح و جاں پھر کیوں نہ ہو نغمہ سرا برسات کی

زندگی محمودؔ کی گزری ہے یوں پنجاب میں
ابتدا ذکرِ نبی ﷺ کی، انتہا برسات کی

جھومتی آتی ہے مستانہ گھٹا برسات کی — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جب عمل میں ہے اثر سرکار ﷺ کے اُحکام کا
ڈر تجھے کاہے کو ہو گا گردشِ ایّام کا

حکمرانی لطفِ سرور ﷺ کے یقیں کی ہے یہاں
داخلہ ممنوع ہے دل میں مرے، اوہام کا

مقصدِ واحد ہے مدحِ سرورِ کون و مکاں ﷺ
ہو چکا ہے یوں تعیُّن میرے ہر اقدام کا

وہ بزیرِ سایۂ اَلطافِ خالق کیوں نہ ہو
ورد ہو "صَلِّ علیٰ" جس کا بھی صبح و شام کا

جنتِ طیبہ میں جو اک بار داخل ہو گیا
کیا اثر اس شخص پر ہو حشر کے ہنگام کا

ہم جو اُن ﷺ کے حکم کی تعمیل سے معذور ہیں
اُمتی ہونا ہمارا کیا نہیں ہے نام کا؟

تم جو ہو محمودؔ مشغولِ مدیحِ مصطفیٰ ﷺ
یہ اشارہ ہے خدا کے لطف کا، اکرام کا

عشق میں ممکن نہیں ہوتا بجُز انجام کا — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لطفِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب نہیں مدحت نگار دور
اس سے نہ کیوں رہے گا غمِ روزگار دور
رکھ کر مجھے بقیع کی خاکِ عزیز میں
کر دے فراقِ شہرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردگار دور
آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود تو مکیں میرے دل میں ہیں
شہرِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مَیں ہُوں ہزار دور
باغِ بہشت ہو کہ مدینے کی خلد ہو
ان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رہیں گے کیسے اطاعت گزار دور
جو راہِ اتباعِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ چل پڑا
نزدیک جیت اُس کے ہوئی اور ہار دور
صورت کوئی بنے کہ ہو ان میں بھی اتحاد
سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیجیے مومنوں کا انتشار دور
جب دُور گیارہ ماہ سے شہرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوں
محمودؔ مجھ سے کیوں نہ ہوں صبر و قرار دور
بھاگو نہ مجھ کو دیکھ کے بے اختیار دور — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۵

لمسِ لب جب اُس کو سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میسّر ہو گیا
محترم تا حشر ہم کو ایک پتھر ہو گیا
بے ہُنر، بے علم مجھ سا، نعت گستر ہو گیا
پست قامت ہر طرح سے تھا، قد آور ہو گیا
بعثتِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئی اَحوال کی اِصلاح کو
حال جب دنیائے آب و گِل کا ابتر ہو گیا
گنبدِ اَخضر پہ جب پہلی نظر میری پڑی
آنکھ کی پُتلی پہ کندہ سارا منظر ہو گیا
ذکر جو گردِ مدینہ کا سخنور نے کیا
وہ عروسِ شعر کے ماتھے کا جھومر ہو گیا
کثرتِ تذکارِ نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض ہے
زندگی کا ایک اک لمحہ منور ہو گیا
رم ہوا ہے اشہبِ تخییل طیبہ کی طرف
سوچ کا یہ مُنفرد انداز رہبر ہو گیا

قابلِ اُستادِ بخشش بے گماں وہ سب ہوئے
عشقِ سرور ﷺ کا سبق جس جس کو ازبر ہو گیا

گوشۂ چشمِ عقیدت باوضو ہونے لگا
ابرِ الطافِ نبی ﷺ جب سایہ گستر ہو گیا

پڑ گئی تھی جانے کب اس پر شفاعت کی نظر
جانے کب غائب مرے عصیاں کا دفتر ہو گیا

یوں عنایاتِ پیمبر ﷺ مجھ کو مستحضر رہیں
خدمتِ آقا ﷺ میں میرا پیش محضر ہو گیا

خاکِ شہرِ آقا و مولا ﷺ ہے جنت در کنار
قطرۂ آبِ مدینہ رشکِ کوثر ہو گیا

راز کیسے اہلِ تحقیق و تفحّص پر کھُلے
اُستنِ حنّانہ آخر گویا کیونکر ہو گیا

زمزمہ پیرائی کی جب حشر میں محمودؔ نے
جلسۂ نعتِ نبی ﷺ میدانِ محشر ہو گیا

جہل کی شب رنگ گردوں نوعِ دیگر ہو گیا — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کے ہاں نبی ﷺ کی میہمانی
حقیقت میں ہے الفت کی کہانی

وہ ہیں محبوب ایسے کبریا کے
نہ مثل ان کا، نہ سایہ اور نہ ثانی

جو کی تخلیق رب نے ان کی خاطر
تو ہر شے پہ ہے ان کی حکمرانی

سناؤں گا نبی ﷺ کو اُن کے در پر
کہانی اپنی خود اپنی زبانی

مدینہ گر نہ دیکھا، کچھ نہ دیکھا
جہاں کی گرچہ تو نے خاک چھانی

وظیفہ ہے درودِ مصطفیٰ ﷺ کا
حقیقت میں خدا کی ہم زبانی

خدا کو دیکھنے کی آرزو ہے
پڑھی جب سے حدیثِ مَنْ رَاٰنِی

در سرکارِ والا ﷺ کو جو دیکھا
اتر آیا مِری آنکھوں میں پانی

اطاعت ان کی واجب نعت گو پر
فقط مدحت فقط ہے خوش بیانی

شبِ اسرا نبی الانبیاء ﷺ سے
Share کر لی خدا نے لامکانی

نبی ﷺ کو کاش اک دن خواب ہی میں
سناؤں نعت مَیں اپنی زبانی

شدائد نے مِرا چھوڑا ہے پیچھا
کرم رب کا، نبی ﷺ کی مہربانی!

حدیثوں کو پڑھو تو دیکھ لو گے
چھپا ہر لفظ میں گنجِ معانی

کہے جاتا ہوں میں نعتوں پہ نعتیں
ہے دریائے محبت کی روانی

کروں محمودؔ طیبہ میں گزارش
کریں آنسو جو میری ترجمانی

وہ افسوں ہے ہماری شعر خوانی — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہے دیدِ نبی ﷺ کے لیے دُنیائے قیامت
اِس واسطے دل میں ہے تمنائے قیامت

امروزِ جہاں صَلِّ عَلیٰ سے ہے درخشاں
روشن یہی فرمائے گا فردائے قیامت

تبدیل نہ حیثیتِ سرور ﷺ کبھی ہو گی
آقائے جہاں آج، کل آقائے قیامت

پائی ہے وہاں اپنے پیمبر ﷺ کی حکومت
دیکھا ہے کبھی میں نے جو رؤیائے قیامت

ہم صَلِّ عَلیٰ پڑھنے میں مشغول رہیں گے
ہوتی رہے جن کو بھی ہو پروائے قیامت

سرکار ﷺ کو معلوم ہے، ہر روز جہاں میں
کردار ہمارا ہمیں دکھلائے قیامت

آقا ﷺ کی زیارت کا اسے پختہ یقیں ہے
اِن معنوں میں محمودؔ ہے شیدائے قیامت

قامت سے دکھا یار تماشائے قیامت — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صدقے جاؤں میں شہِ لولاک ﷺ کے
سرورِ عالم ﷺ کی ذاتِ پاک کے

جلوے دیکھے عرش نے معراج میں
ان کی نعلِ پاک کے' پوشاک کے

بخششِ اُمت پہ محشر میں ملک
طنطنے دیکھیں گے مُشتِ خاک کے

رب کو کھلوا دی قسم سرکار ﷺ نے
یوں بڑھائے رتبے فرشِ خاک کے

گھر کے آیا ابرِ لطفِ مصطفیٰ ﷺ
معجزے ہیں دیدۂ نم ناک کے

عرضی طیبہ روز جاتی ہے مری
سلسلے ایسے چلے ہیں ڈاک کے

اوڑھنے کو خاکِ طیبہ چاہیے
ہم کہ ہیں محمودؔ پُتلے خاک کے

اڑتے ہیں ہوش و حواس ادراک کے
آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیثِ مصطفیٰ ﷺ پر پختہ ایماں ہے جس انساں کا
کبھی اس پر نہ کوئی داؤ چل سکتا ہے شیطاں کا

بناوٹ ہے عقیدت ہی سے اشعارِ ارادت کی
ہے جذبہ اُنس کا عنواں مرے ہر ایک دیواں کا

قلم جو نعت کہنے کے لیے' لے اپنے ہاتھوں میں
وہ پیرو بن رواحہؓ کا ہو یا ہو کعبؓ و حسانؓ کا

فقط ہے "مرتبہ دانِ محمد ﷺ" خالقِ عالم
تو میں تحمید گو ہوں مصطفیٰ ﷺ کے مرتبہ داں کا

حبیبِ کبریا ﷺ کی رحمتوں سے نور قائم ہے
کواکب کا' مہِ تاباں کا' خورشیدِ درخشاں کا

جو ممنونِ کرم ہائے پیمبر ﷺ ہی نہیں بندہ
وہ بدقسمت کرے گا شکر کیا الطافِ رحماں کا

سوا سرکار ﷺ کے' کوئی نہیں دیکھا کرم فرما
جمادات اور نباتات اور انساں اور حیواں کا

جہاں جو چیز تھی، اس نے وہیں پر منجمد کر دی
خیال اتنا تھا ربِّ لم یزل کو اپنے مہماں کا

گُل و غنچہ سے آئے گی لپٹ نعتِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی
جو کوئی غور سے دیکھے گا منہ صبحِ گلستاں کا

گریز اس نے اگر مجھ سے کیا شہرِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں
بڑا احسان مانوں گا میں اِس عمرِ گریزاں کا

مجھے اِس دُور کی نسبت پہ بھی محمودؔ غرّہ ہے
میں چاکر ہوں پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلامانِ غلاماں کا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہُوا جب ذکر میرے سامنے محبوبِ رحماں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا
تو تر اشکوں سے میرے ہو گیا ہر گوشہ داماں کا

کبھی حمدِ خدا کہہ کر، کبھی نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہہ کر
میں کرتا ہوں ادا شکر آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احساں کا

بالآخر جمع ہونا ہے سب انسانوں کو محشر میں
سمجھ میں آئے گا رتبہ وہاں ان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ثنا خواں کا

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شہر کا پانی ملے جس خوش مقدر کو
اسے تو ہو نہیں سکتا ہے چاؤ آبِ حیواں کا

ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہے اک معجزہ یہ بھی
یقیں ہے خالقِ یکتا پہ بِن دیکھے مسلماں کا

عمل کے واسطے قرآں دیا تھا ہم کو سرور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے
مگر ہم نے اسے اک جُز بنایا طاقِ نسیاں کا

قسم اللہ کی محمودؔ میں نے تو نہیں پایا
مدینے میں تمنائی کوئی بھی باغِ رضواں کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرشمہ یہ بھی اک تھا یادِ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
کرم دیکھا جو لوگوں نے مری پلکوں پہ شبنم کا
مجھے طائف، اُحُد اور فتحِ مکّہ یاد آئیں گے
کروں گا ذکر جب سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عزمِ مصمّم کا
اگر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطف و عنایت پر بھروسا ہو
کسے خطرہ لحد کا، حشر کا، نارِ جہنّم کا
قریب اس کے نہ پھٹکے گی تمازت مہرِ محشر کی
ملے گا جس کو سایہ حشر میں رحمت کے پرچم کا
جو فرموداتِ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرتے
تو رشتہ چاہیے تھا مومنوں میں ربطِ باہم کا
کھجوریں مَیں دیارِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پاتا ہوں
تو شہرِ خالق و مالک میں گرویدہ ہوں زمزم کا
سخاوت کی صفت محمودؔ اتنی تھی پسندیدہ
کہ سر ڈھانپا حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنتِ حاتم کا

ہلالِ عید ہے بے یار جانی قفلِ ماتم کا — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوں مدحت گر تہِ دل سے مَیں محبوبِ الٰہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
نہیں ہے اس میں کوئی شائبہ خواہی نخواہی کا
سپیدی میں بدل ڈالا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمِ رحمت نے
مرے اعمال نامے میں جو حصّہ تھا سیاہی کا
فرشتو! مت ڈراؤ مجھ کو میری فردِ عصیاں سے
سہارا ہے مجھے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غُفراں پناہی کا
دعا دے اس کا مالک مجھ کو تدفینِ مدینہ کی
اگر جذبہ کسی دل میں ہو میری خیر خواہی کا
ہر ارشادِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واجبُ التّعمیل ہوتا ہے
کہ وہ رکھتا ہے بے شک حکم فرمانِ الٰہی کا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر پر روتے ہیں ہم، دیکھا فرشتوں نے
ملا ان کو ثبوت اِس طرح اپنی بے گناہی کا
عمل حکمِ رسولِ محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہم نہیں کرتے
حقیقت میں رویّہ ہے یہی اپنی تباہی کا

یہ ''میثاق النبیین'' آج بھی سب کو بتاتا ہے
ملا اعزاز ان ﷺ کو انبیاءؑ کی سربراہی کا
یہی ایسا تھا عہدِ انبیاءؑ تکمیل پر جس کی
لیا ذمہ نبی ﷺ کے واسطے رب نے گواہی کا
ملا جب خِلعتِ مدحِ نبی ﷺ محمودؔ کو حق سے
تو اس کا ذوق ہو سکتا نہیں واہی تباہی کا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مجھ کو جب بھی مصطفیٰ ﷺ کی یاد نے گریاں کیا
میرے ہر عُقدے کا حل اور درد کا درماں کیا
اپنے محبوبِ مکرّم ﷺ کو جہاں میں بھیج کر
مومنوںؓ پر ان کے خالق نے بڑا احساں کیا
خوش نصیبی سے وہ چشمِ التفاتِ خاص تھی
جس نے اصحابِ نبی ﷺ کو صاحبِ عرفاں کیا
یہ حقیقت ہے کہ تبلیغِ رسولِ پاک ﷺ نے
آدمی کو آدمی، انسان کو انساں کیا
لائیں گے ایماں رسالت پر حبیبُ اللہ ﷺ کی
رب کے آگے سارے نبیوں ﷺ نے یہ اک پیماں کیا
میں کہ تھا کج مج بیاں، کم فہم تھا، بے علم تھا
مجھ کو ناعت کر دیا، تقدیر نے احساں کیا
آنکھ پُرنم تھی اگر میری تو لب پر تھا درود
مسکنِ سرکار ﷺ کو جانے کا یوں ساماں کیا

در دکھایا اپنے محبوبِ مکرم ﷺ کا مجھے
میرے رب نے میری ہر مشکل کو یوں آساں کیا

جذبے قابو میں نظر آتے نہ تھے لاہور میں
ضبطِ الفت نے مدینے میں مجھے حیراں کیا

"گُلِ محمدؐ" بن گئی ہر چیز استعجاب میں
رب نے جب اِسرا کی شب سرکار ﷺ کو مہماں کیا

حرمتِ ناموسِ سرور ﷺ کے تحفّظ کے لیے
جان کو آقا ﷺ پہ علم الدینؒ نے قرباں کیا

گلشنِ نعتِ رسولُ اللہ ﷺ میں چھوڑا مجھے
رب نے کب دشتِ غزل میں مجھ کو سرگرداں کیا

اپنوں بیگانوں کو، جاں کے دشمنوں کو آپ ﷺ کی
عظمتِ کردار نے محمودؔ مدحت خواں کیا

اے جنوں! دشتِ عدم کے کوچ کا ساماں کیا — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمازتِ حشر میں کیسی بھی ہو خورشیدِ رخشاں میں
ہمیں کیا، ہم تو ہوں گے مصطفیٰ ﷺ کے ظلِّ داماں میں

نظر آتا ہے جو رحماں میں اور محبوبِ رحماں ﷺ میں
سمجھنا اُس تعلّق کا نہیں انساں کے امکاں میں

نبی ﷺ کی خاکِ پا اس سے کہیں ارفع تریں نکلی
بلندی کا تصوّر جو بھی تھا فکرِ سخنداں میں

پیمبر ﷺ کی محبت اور الفت شہرِ طیبہ کی
بجائے خوں رواں ہے میرے ہر تارِ رگِ جاں میں

تصوّر میں طوافِ روضۂ سرور ﷺ کیے جاؤں
سبق میرے لیے ہے گردشِ گردونِ گرداں میں

رسولِ خالقِ عالم ﷺ کی رحمت کا اثر دیکھا
نگوں سر میں، نگاہِ عجز میں، دستِ پشیماں میں

لگا ہم کو کہ وہ نعتِ پیمبر ﷺ گنگناتے ہیں
پرندوں کے سُنے جو چہچہے صبحِ گلستاں میں

مدد بڑھ کر قیامت میں بھی کی سرکار ﷺ نے میری
ندامت کی نمی پائی جو میرے اشکِ لرزاں میں

کمالِ حسن، آقا ﷺ نے کہا ہے حُسنِ سیرت کو
بلالؓ و ابنِ یاسرؓ سا کہاں ہے یُوسُفستاں میں

رسولِ پاکؐ کی مدحت کے، جن سے لفظ بنتے ہیں
لکیریں وہ لگائیں رب نے دستِ منقبت خواں میں

یہ ہیں اور وہ نہیں احسان مندِ آقا و مولا ﷺ
یہی تفریق تو رکھّی گئی انسان و حیواں میں

نمعلوم اُس جگہ ہوں یا نہ ہوں گلیاں مدینے کی
چلا تو جاؤں نعتوں کے تصدّق باغِ رضواں میں

نقوشِ پائے سرور ﷺ کی ضیا بخشی کے کیا کہنے
چمک ایسی کہاں مہرِ درخشاں، ماہِ تاباں میں

نگاہِ لطف جب محمودؔ کے سرکار ﷺ نے ڈالی
فرشتوں کو نظر کچھ بھی نہ آیا فردِ عصیاں میں

عجب چشمِ سیہ کا ہے رخِ رنگینِ جاناں میں — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی آنکھیں وردِ صَلّی اللہ میں نم کیجیے
یوں مداوائے الم، درمانِ ہر غم کیجیے

نام سنتے ہی نبیؐ پاک ﷺ کا، پڑھیے درود
ایسا موقع جب بھی آ جائے تو سر خم کیجیے

شاغلِ وردِ درودِ پاک رہیے روز و شب
دُنیوی مصروفیت کو اپنی، کچھ کم کیجیے

وہ بھی پڑھتا ہے درودِ پاک، پڑھیے آپ بھی
اِس طرح سے اتّباعِ ربِّ اکرم کیجیے

تر زباں رہیے درودِ سرورِ کونین ﷺ میں
جب بھی ذکرِ شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کیجیے

دیکھیے گا منفعت بخشی درودِ پاک کی
شرط ہے، اس کو ہمہ اوقات ہمدم کیجیے

ذکرِ شہرِ نور سے، وردِ درودِ پاک سے
حدّتِ مہجوریٔ طیبہ کو مدھم کیجیے

ہر مَرَض، ہر ایک بیماری کا استیصال ہو
مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ پڑھ کے جو دم کیجیے

تذکرہ صَلِّ عَلٰی کا کیجیے جب بھی ادھر
بہتے اشکوں کو ادھر گلرنگِ شبنم کیجیے

نامِ آقا ﷺ پر نہ پڑھیے گر درود اک مرتبہ
سیکڑوں بار اپنی بدبختی کا ماتم کیجیے

لوگ جتنے بھی ہیں شیدائے درودِ مصطفیٰ ﷺ
دل کے دروازے پہ سب کا خیر مقدم کیجیے

اپنی عادت ہی بنا لیجیے درودِ پاک کو
اور اس عادت کو پھر کچھ اور محکم کیجیے

اسمِ اعظم جانیے صَلِّ عَلٰی کے ورد کو
زندگی بھر کے لیے پھر خود کو بے غم کیجیے

جتنے پڑھنے والے ہیں سرکارِ والا ﷺ پر درود
ہو سکے محمودؔ تو ان کو منظم کیجیے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نعتِ سرور ﷺ اور حمدِ ربِّ اکرم کیجیے
دیں سے یوں اپنا تعلق آپ محکم کیجیے

چاہیے گر دوستو! ربِّ دو عالم کا کرم
مدحت و توصیفِ سرکارِ دو عالم ﷺ کیجیے

پایئے گر جاں پہ اپنی کوئی زخمِ معصیت
وردِ اسمِ مصطفیٰ ﷺ سے فکرِ مرہم کیجیے

تندرستی کی اسے دیجیے نویدِ جاں فزا
جس کو بھی پڑھ کر درودِ مصطفیٰ ﷺ دم کیجیے

چاہییں گر انبساط و خرمی کی صورتیں
دوریٔ شہرِ رسولِ پاک ﷺ کا غم کیجیے

استفادہ سیرتِ سرور ﷺ سے جو کرتے نہیں
ایسے کج فہموں کی بے عقلی پہ ماتم کیجیے

بادب رہیے، اگر آقا ﷺ کے در کو جایئے
چشمِ پُرنم کیجیے محمودؔ سر خم کیجیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کھوٹے جو تھے، وہ نعت کے باعث کھرے ہوئے
دامن کا کیا ہے، گھر بھی ہیں ان کے بھرے ہوئے
یوں زخم بعدِ شہرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، ہرے ہوئے
چہرے ہمارے نرم تھے جو، کُھردرے ہوئے
جن کا نہیں تعلّقِ خاطر درود سے
زندہ بھی ہوں اگر تو ہیں گویا مَرے ہوئے
خوش ہو کے نکلے، سُن کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اَنَا لَھَا
دُبکے تھے کونوں کُھدروں میں بندے ڈرے ہوئے
گنبد کو دیکھا میں نے تو نم دیدہ آنکھ تھی
جو کھیت خواہشوں کے تھے میرے، ہرے ہوئے
جن کو ہے حفظِ حرمتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال
جانوں کو ہیں ہتھیلیوں پہ وہ دھرے ہوئے
محمودؔ کیا ہیں وہ، جو نہ نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں
گو ہوں بحورِ شعر و سُخن میں ترے ہوئے

...دے وہی ہیں جو کہ ہیں تم پر مرے ہوئے — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سخت ہے گرچہ دن قیامت کا
آسرا ہے مگر شفاعت کا
ہے برائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شبہ
حرف اک اک مری عقیدت کا
دشمنوں پر بھی سکّہ چلتا تھا
میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا
بعدِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی نہیں کوئی
اختتام ان پہ ہے نبُوّت کا
دینِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت دشمن ہے
کفر کا، ظلم کا، ضلالت کا
خرّمی کا پیام لاتا ہے
ماہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا
پہنچا جب بھی میں شہرِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
ساتھ محمودؔ تھا ندامت کا

وصف کیجے جو تیری قامت کا — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کی رب سے جو بھی پائی بات
ہم نے اشعار میں سجائی بات

میرے آقا ﷺ خدا کے ہیں محبوب
یہ نہیں ہے سُنی سنائی بات

ہر دُعا میں درودِ پاک پڑھا
ذوق نے مجھ کو یہ سجھائی بات

کی جو میں نے مدحِ سرور ﷺ میں
حشر کے روز رنگ لائی بات

کیوں نہ بنیادِ نعت قرآں ہو
کیوں کروں میں کوئی ہوائی بات

مرکزی نکتہ اس کا طیبہ تھا
میرے ہونٹوں پہ جو بھی آئی بات

بات بگڑی جو حشر میں محمودؔ
میرے سرکار ﷺ نے بنائی بات

شیریں تک ان سے آئی بات — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر انتہا ہے ان کے لیے احترام کی
کیا بات ہے حضور علیہ السلام کی

آیت عمل کے واسطے وہ بھی ہے کام کی
بعدِ درود بات جہاں ہے سلام کی

ہم نے ہمیشہ نام جپا ہے حضور ﷺ کا
اور بات حمد و نعت کی بالالتزام کی

"مَا یَنْطِقُ" کی آیہ کلامِ مجید میں
تشریح ہے حضور ﷺ کے حُسنِ کلام کی

سرکار ﷺ وہ ہیں رحمتِ عالم کہ آپ نے
کچھ بات کی نہ فتح پر بھی انتقام کی

ڈرتے ہیں نام سن کے جو روزِ شمار کا
دیکھیں گے آبرو وہ نبی ﷺ کے غلام کی

محمودؔ کے ہیں جتنے اَحبّا دُعا کریں
شہرِ نبیؐ پاک ﷺ میں اس کے قیام کی

فرقت کی شب میں گری ہے روزِ قیام کی — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو سر پر ابرِ لطف رحمۃٌ للعالمیں ﷺ آیا
مجھے معبودیت پر اپنے خالق کی، یقیں آیا

حکیم و عاقل و دانا و قابل مصطفیٰ ﷺ ایسا
نہ کوئی نکتہ داں آیا، نہ کوئی نکتہ بیں آیا

بنایا ہو جسے خود اُس کی مرضی پوچھ کر رب نے
خدا لگتی کہو، کوئی کہیں ایسا حسیں آیا

صدائیں ایک کیفیّت میں گونجیں "اُدْنُ مِنّیْ" کی
مقامِ لامکاں جس وقت آقا ﷺ کے قریں آیا

جہاں کے سارے تحقیق آشناؤں سے کوئی پوچھے
کوئی صادق پیمبر ﷺ سا، کوئی ان سا امیں آیا

پئے تکریم و توقیر آیا اذنِ حاضری لے کر
قریبِ سرورِ دیں ﷺ جب بھی جبریلِ امیں آیا

کھڑا تھا دست بستہ سامنے آقا ﷺ کے، محشر میں
تو حکمِ مغفرت محمودؔ عاصی کا وہیں آیا

ظہورِ آدمِ خاکی سے یہ ہم کو یقیں آیا — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ سے نہ جُدائی ہوتی
موت بھی کاش، مرے ساتھ ہی آئی ہوتی

نعت جو تیرے بھی لب پر، مرے بھائی! ہوتی
تیری دربارِ پیمبر ﷺ میں رسائی ہوتی

تیرے سرکار ﷺ قدم رنجہ یہاں پر کرتے
دل کی دُنیا جو عقیدت سے سجائی ہوتی

تو وظیفہ جو درودِ نبوی ﷺ کا کرتا
شیشۂ قلب کی ہر روز صفائی ہوتی

ربِّ کعبہ سے مدد کا جو تُو طالب ہوتا
خلدِ طیبہ کو تری راہنمائی ہوتی

کچھ نظر تجھ کو بھی آ جاتا اگر، تو تجھ سے
غیرِ سرکار ﷺ کی کیوں مدح سرائی ہوتی

تجھ سے توقیرِ پیمبر ﷺ میں جو خامی رہتی
ضائع محمودؔ تری ساری کمائی ہوتی

آنکھ آئینہ سے تم نے جو لڑائی ہوتی — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تجھے درکار ہو گا جس قدر خرچ
مدینے کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیں گے سفر خرچ
مبلغ سیرتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بن
اسی رستے میں کر علم و ہنر خرچ
یہی تلقین و تقلیدِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
غریبوں پر تُو کر شام و سحر خرچ
کبھی میلاد کی محفل بپا کر
کبھی تو جلسۂ سیرت پہ کر خرچ
نگاہوں کو مناظر ڈھونڈتے ہیں
مدینے میں نہیں ہوتی نظر خرچ
پزیرائی اسے دیتے ہیں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جو کرتا ہے عقیدت میں بشر خرچ
مدیحِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مد میں
کیے جاؤ، عزیزو! خرچ پر خرچ

رہِ الفت میں نقدِ عمر کر خرچ
آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہماری زندگی سے غم کا رشتہ تو مُسلسَل ہے
مُداوائے الم لیکن درودِ پاکِ مُرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
ہے ارشاداتِ محبوبِ خدائے پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر
سب اوراد و وظائف میں درودِ پاک افضل ہے
درودوں کا ہدیّہ بارگاہِ شاہِ والا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
دُکھوں کا ہے یہی درماں تو عُقدوں کا یہی حل ہے
اُسے قربت خدائے لم یزل کی ہو گئی حاصل
درودِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جو مصروف ہر پل ہے
یہ آئی ہے صدا دل سے، مرا وجدان کہتا ہے
کہ محشر میں درودِ پاک کی پُرسش ہی اوّل ہے
افادیّت سے اس کی، کون کافر ہے جو منکر ہو
درودِ پاک ہی تو منہجِ دینِ مکمل ہے
جو ہے ارشادِ صَلُّوْا، سَلِّمُوْا بھی ساتھ فرمایا
درودِ پاک وہ جس میں سلام آئے، مکمل ہے

وہی ہیں صرف صلواتِ رسولؐ اللہ ﷺ سے غافل
حواسِ خمسہ میں اک ایک حس جس جس کی مختل ہے

گناہوں کے توافر سے تھی بنجر سرزمیں دل کی
درودِ پاک پڑھتا ہوں تو کشتِ جاں میں جل تھل ہے

جو ہے تو آج مصروفِ درودِ پاکِ پیغمبر ﷺ
سمجھ لے ہم نشیں میرے، ضیا افگن تری کل ہے

نہیں پڑھتا درود ان پر تو اُن کا ہے نہ خالق کا
مرے سرکار ﷺ کا ارشادِ والا قولِ فیصل ہے

اسی سے حاضری ہر سال ہوتی ہے مدینے میں
درودِ پاک پڑھنے سے مرے جذبوں میں ہلچل ہے

درودِ مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ ہے میرے ہونٹوں پر
رسولِ پاکؐ کی مدحت کی روشن دل میں مشعل ہے

یہ نکتہ مل گیا ہم کو احادیثِ پیمبر ﷺ سے
کہ ہے مزرعِ درودِ پاک، قربِ مصطفیٰ ﷺ پھل ہے

تمازت اس کے عصیاں کی، جلا سکتی نہیں اس کو
سرِ محمودؔ پر صلواتِ پیغمبر ﷺ کا بادل ہے

چمن کا رنگ تجھ بن اپنی آنکھوں میں مبدل ہے
آتش

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رسالت صفحۂ وحدانیت کی ایسی جدول ہے
جو باطن ہے وہ ظاہر ہے، جو آخر ہے وہ اوّل ہے

نبی ﷺ کی یاد میں جس کا گزرتا ایک اک پل ہے
اُسی خوش بخت پر سایہ فگن رحمت کا بادل ہے

نبوّت مانتا ہے میرے آقا ﷺ کی تہِ دل سے
کہ پابند اپنے اک میثاق کا ہر ایک مُرسلؑ ہے

عمل سرکار ﷺ کے احکام و ارشادات پر کرنا
جو سچ پوچھو تو سارے مسئلوں کا اک یہی حل ہے

فلاح و فوزِ انساں کے لیے واحد ہے یہ رستہ
جو لائے ہیں نبی ﷺ رب سے، وہی دینِ مکمل ہے

مجھے ظلماتِ الحاد و تشکک سے خطر کیسا
مرے ہاتھوں میں کلکِ مدحتِ سرورؐ کی مشعل ہے

مناظر اُس کو طیبہ میں نظر آئیں گے وحدت کے
کسی زائر کی آنکھوں میں اگر چاہت کا کاجل ہے

میں جا پہنچا ہوں بابِ گفتگو میں اِس نتیجے پر
نبی ﷺ کے ذکر سے جو بات خالی ہے، وہ مہمل ہے

وہ عظمت مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ کی کیا سمجھ پائے
درِ احساس و قصرِ عقل ہی جس کا مقفّل ہے

نہیں جو مصطفیٰ ﷺ کا، اُس کی کوئی بات مت کرنا
کہ وہ ذلّت مآب انساں تذلّل کیش و ارزل ہے

یہاں محمودؔ لے آیا مِرا ذوقِ سلیم آخر
کہ وردِ اسمِ محبوبِ خدا ﷺ خیرِ مسلسل ہے

چمن کا رنگ تجھ بن اپنی آنکھوں میں مبدل ہے — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی انگلی کا وہ پا چکا اشارہ چاند
کہ جس نے حشر تک کے واسطے سنوارا چاند

کھلونا تھا یہ حبیبِ خدا ﷺ کے بچپن کا
یہی سبب ہے کہ لگتا ہے مجھ کو پیارا چاند

نقوشِ پائے پیمبر ﷺ سے روشنی پائی
گڑھوں کا ویسے تو مجموعہ تھا بچارا چاند

نبی ﷺ کے گھوڑے کا سُم رشکِ ماہِ تاباں ہے
فلک کا چاند ہے وہ اور یہ ہمارا چاند

مِرے حضور ﷺ کے دو معجزے ہوئے یکجا
نبی ﷺ نے توڑ کے جوڑا ہے پھر دوبارہ چاند

نشاں اشارۂ انگشتِ سرورِ دیں ﷺ کا
جو سینے پر ہے تو رکھتا ہے اک اجارہ چاند

مجھے یہ کرتا ہے انگیخت نعت گوئی پر
مِرے خیال کو دیتا ہے یوں سہارا چاند

فروغ مہر کا پیدا کرے ہمارا چاند — آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم کے واسطے پھیلایا میں نے صرف دامن کو
بھرا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فی الفور لیکن پورے آنگن کو
درودِ مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ ہی سے یہ ممکن ہے
جو کرنا چاہتے ہوں آپ صیقل اپنے درپن کو
پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی رمق ہے یا نہیں اِس میں
کسوٹی پر پرکھتا ہوں مَیں ہر اک دوست دشمن کو
کیا گریہ ستوں نے والہانہ تو پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
پزیرائی عطا فرمائی اس اندازِ شیون کو
یہ ہے تلقین آباؒ کی' یہی تقلید ولیوںؒ کی
نظر پڑتے ہی گنبد پر' جھکا لیتا ہوں گردن کو
تعلّق پہلے صَلّی اللہ سے پختہ کیا میں نے
چلا ہوں جب بھی اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسکن کو
یہی محمودؔ کی ساری دعاؤں کا خلاصہ ہے
زمیں شہرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چاہیے تھوڑی سی مدفن کو
محبت سے بنا لیتے ہیں اپنا دوست دشمن کو
آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

التفات و لطف کی جب کوئی صورت مانگتا
کاش' تُو رب سے پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مَحبّت مانگتا
اُس کی تو صاحب سلامت ہی نہ ہوتی دھوپ سے
جو قیامت میں درودِ پاک کی چھت مانگتا
کس لیے رضواں کی زاری اس کے دل کو کھینچتی
کیوں مکینِ مسکنِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت مانگتا
دُنیوی سارے علائق توڑ کر' اللہ سے
ہر بہی بختِ الفتِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دولت مانگتا
پایا ہر فردِ بشر تعریفِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مگن
دیکھا ہر بندہ درِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رحمت مانگتا
طیبہ میں مجھ سے فرشتہ موت کا ملتا اگر
مَیں فَقَط صَلِّ عَلیٰ کہنے کی فرصت مانگتا
جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مداحوں میں اِس کو رکھ لیا
اِس سے بڑھ کر اور کیا محمودؔ عزّت مانگتا
ایک دن فرصت جو میں برگشتہ قسمت مانگتا
آتش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روشنی اپنے گڑھوں میں بھی وہ بھر لیتا ہے
بھیک ذرّاتِ مدینہ سے قمر لیتا ہے

فرش پر اس کو تو گرنے نہیں دیتے قُدسی
آبِ طیبہ جو مرا دیدۂ تر لیتا ہے

ساری صبحیں بھی ہیں اس کی تو ہیں شامیں اس کی
نام سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو شام و سحر لیتا ہے

دل میں رکھتا ہے جو فردوسِ بریں کی خواہش
شہرِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ راہ گزر لیتا ہے

بھیگی آنکھوں سے جو کرتا ہے ہنر کا آغاز
مدحِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہر مصرع تر لیتا ہے

وہی بندہ ہے پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں مقبول
نعت جو سنتا ہے اور اس کا اثر لیتا ہے

طیبہ محمودؔ تہی کیسہ کا جانا یوں ہے
اپنے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ زادِ سفر لیتا ہے

کام اُمت سے جواں مرد اگر لیتا ہے
آتش

اخبارِ نعت

سیّد ہجویرؒ نعت کونسل

1۔ سید ہجویرؒ نعت کونسل کے تیسرے سال کا پانچواں ماہانہ نعتیہ مشاعرہ ۶ مئی ۲۰۰۴ کو نمازِ مغرب کے بعد چوپال (ناصر باغ' لاہور) میں ہُوا۔ صدارت یونس حسرتؔ امرتسری نے کی۔ ابوالنعیم اقبال حسین نجمیؔ مہمانِ خصوصی اور حافظ احسن محمود مہمانِ اعزاز تھے۔ تلاوتِ قرآن مجید کی سعادت سید ہجویرؒ نعت کونسل کے چیئرمین راجا رشید محمودؔ اور مہمانِ اعزاز حافظ احسن محمود نے کی۔ ملک غلام مصطفیٰ چشتی نے نعت خوانی کی۔ عزیزؔ حاصلپوری ۱۸ مئی ۱۹۸۵ کو واصل بحق ہوئے تھے۔ ان کا یہ مصرع طرح کے لیے دیا گیا تھا:

"ذکرِ حبیبِ کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو"

مشاعرے میں صاحبِ صدارت کے علاوہ جن شعرائے کرام کا طرحی کلام سامنے آیا' ان میں علامہ محمد بشیر رزمیؔ' رفیع الدین ذکی قریشیؔ' صادق جمیلؔ' ولایت حسین حیدریؔ ایڈووکیٹ' غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالہ)' بشیرؔ رحمانی' حامدؔ غازی آبادی' منیرؔ حسین عادلؔ (سمندری)' پروفیسر محمد رؤفؔ بھٹی (سمندری)' اکرم سحرؔ فارانی (کاموکی)' خواجہ محمد سلطان نعیمؔ' محمد منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن)' کاملؔ صدیقی' گوہرؔ ملسیانی (صادق آباد)' تنویر پھولؔ (کراچی)' عابدؔ اجمیری' سید محمد اسلام شاہ' ایوب زخمیؔ' محترمہ پروین تجلیؔ' حافظ محمد صادق اور راجا رشید محمودؔ شامل تھے۔ غضنفر علی جاوید چشتی کا گجرات سے فون آیا تھا کہ وہ اپنی نعت کسی کوریئر سروس سے بھیج چکے ہیں لیکن وہ مشاعرے کے دوسرے دن وصول ہوئی۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی ابوالنعیم اقبال حسین نجمی نے اپنے خطاب میں نعت گوئی کی اہمیت اور درود پاک کی فرضیت کے علاوہ ۱۲ ربیع الاول کی رات پی ٹی وی کی "نائٹ ٹائم ٹرانسمیشن" میں مہمانِ خصوصی راجا رشید محمود کی تخلیقی' علمی اور تحقیقی گفتگو کی تحسین کی۔

گرہ کی یہ صورتیں سامنے آئیں:

عزیزؔ حاصلپوری:
بزمِ عزیزؔ نعت گو محفلِ کیف و حال ہے
ذکرِ حبیبِ کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو

یونس حسرتؔ امرتسری:
"ذکرِ حبیبِ کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو"
حسنِ شہِ خیر الوریٰ ﷺ میری نظر کی آبرو

رفیع الدین ذکی قریشی:
"ذکرِ حبیبِ کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو"
مدحت نگاری بالیقیں فکر و ہنر کی آرزو

''ذکرِ حبیب کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو''

تنویر پھولؔ (کراچی):
نعتِ رسولِ پاک ﷺ سے گونج ہوئے ہیں چار سو
''ذکرِ حبیب کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو''

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا):
نظارۂ شہرِ نبی ﷺ قلب و نظر کی آرزو
مخزنِ لطف ان کا نام، مصدرِ کیف ان کی یاد
''ذکرِ حبیب کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو''

گوہرؔ ملسیانی (صادق آباد):
نعتِ رسولِ پاک ﷺ ہے قلب و نظر کی روشنی
''ذکرِ حبیب کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو''

پروفیسر رؤفؔ بھٹی (سمندری):
سوزِ دل و گدازِ جاں سب کچھ عطا ہے آپؐ کی
''ذکرِ حبیب کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو''

غضنفر علی جاوؔد چشتی (گجرات):
یادِ رسول ﷺ ہی سے ہیں جاوؔد عبادتیں قبول
''ذکرِ حبیب کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو''

ایوب زخمیؔ:
ذکرِ حبیب کبریا ﷺ قلب و نظر کا ہے سرور
''ذکرِ حبیب کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو''

اکرم سحرؔ فارانی (کاموکے):
سن کے درودِ مصطفیٰ ﷺ وجد میں کائنات ہے
''ذکرِ حبیب کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو''

منیر حسین عادلؔ (سمندری):
حمد و ثنائے کبریا قلب و زبان کا وضو
''ذکرِ حبیب کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو''

خواجہ محمد سلطان کلیمؔ:
فکر و نظر بدل گئے، راستے بولنے لگے
''ذکرِ حبیب کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو''

صادق جمیلؔ:
قلب و نظر کی آبرو ہے چشمِ تر کی آبرو
''ذکرِ حبیب کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو''

حافظ محمد صادقؔ:
نعت سنیں تو وجد میں آئیں نہ کیوں دل و دماغ
''ذکرِ حبیب کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو''
نعت پڑھی جو صبح دم، قدسی بھی جھوم جھوم اُٹھے
''ذکرِ حبیب کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو''

سید محمد اسلام شاہ:
مجھ پہ یہ راز کھل گیا بعدِ ہزار جستجو
''ذکرِ حبیب کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو''

منشاؔ قصوری (کوٹ رادھاکشن):
اشکِ غمِ رسول ﷺ کی نجمِ سحر میں ہے چمک
''ذکرِ حبیب کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو''

بشیرؔ رحمانی:
صلِ علیٰ کی روشنی تابشِ نورِ مصطفیٰ ﷺ
''ذکرِ حبیب کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو''

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری:
عشقِ محمد مصطفیٰ ﷺ قلب و نظر کی آرزو
''ذکرِ حبیب کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو''

حامدؔ غازی آبادی:
جلوۂ بندگی پہ ہے دیدۂ زندگی نثار
''ذکرِ حبیب کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو''

عابدؔ اجمیری:
راہ پہ ہے نجات کی، حشر میں کام آئے گی
''ذکرِ حبیب کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو''

پروین تجلیؔ:
قرآں کے جزم و ضمہ و زیر و زبر کی آبرو
''ذکرِ حبیب کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو''

راجا رشید محمودؔ:
جذب و اثر کلام میں حمد سے ہے مگر ہُوا
''ذکرِ حبیب کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو''

-2 <u>آیندہ ماہانہ طرحی مشاعرہ:</u> آیندہ مشاعرہ 3 جون 2004 کو بعد نمازِ مغرب چوپال (ناصر باغ لاہور) میں ہوگا۔ مشاعرے میں میر نذر علی دردؔ کاکوروی کے اس مصرعِ طرح پر کہی گئی طرحی نعتیں پیش ہوں گی۔

''حسن، بہ حسن، رُخ بہ رُخ، جلوہ بہ جلوہ، ہو بہو''

-4 ۲۰۰۴ کے آیندہ مشاعروں کے لیے مصرع ہائے طرح یہ ہیں:

جولائی:	متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد	(ساغرؔ صدیقی)
اگست:	نہیں ہے طور بلند ان کے آستاں کی طرح	(شہابؔ دہلوی)
ستمبر:	سارے نبیوں سے اونچا مقام آپ کا، سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا	(بیکسؔ فتحگڑھی)
اکتوبر:	ان کو شبِ الست کا بدر الدجیٰ کہوں	(راجہ محمد عبداللہ نیازؔ)
نومبر:	شبِ معراج پردہ اُٹھ گیا روئے حقیقت کا	(محمد دین تاثیرؔ)

دسمبر: یہ دُنیا ایک صحرا ہے، مدینہ باغِ جنت ہے (حفیظ جالندھری)

متفرقات:

1- ۲۶۔اپریل/۵ ربیع الاول (پیر) کو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے آڈیٹوریم میں حسبِ روایت سالانہ محفلِ میلاد کا اہتمام کیا گیا۔ بورڈ کی چیئر پرسن ڈاکٹر فوزیہ سیلمی نے صدارت کی۔ قاری رفیع الدین سیالوی نے تلاوتِ قرآن کریم اور غلام رسول اور دوسرے نعت خواں حضرات نے نعت خوانی کی۔ مدیرِ نعت نے اپنی تازہ نعت سنائی۔ ڈاکٹر محمد قمر علی زیدی نے خطاب کیا۔ مدیرِ نعت پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے سینئر ماہرِ مضمون کے عہدے سے ۱۹۹۵ کے اواخر میں ریٹائر ہوئے تھے۔ محفلِ میلاد کا سلسلہ انھی کی کوششوں سے شروع ہوا تھا۔

2- ۲۶۔اپریل کو الحمرا ہال نمبر ۱ میں قومی امام احمد رضا کانفرنس ہوئی۔ اس سالانہ تقریب کا اہتمام کنز الایمان سوسائٹی کرتی ہے۔ سوسائٹی کے فعال بانی اور صدر، محمد نعیم طاہر رضوی نے خطبۂ استقبالیہ پڑھا۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی، ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی، پروفیسر نجیب احمد اور دوسرے علما کے ساتھ مدیرِ نعت بھی سٹیج پر بیٹھے تھے۔ مختار جاوید منہاس نے نظامت کی۔ مدیرِ نعت راجا رشید محمود نے منقبت پڑھی۔

3- ۲۷۔اپریل کو ایوانِ وقت میں روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور کی سالانہ نعتیہ نشست ہوئی۔ صدارت عبدالعزیز خالد نے کی۔ ''بیاض'' کے ایڈیٹر خالد احمد مہمانِ خصوصی تھے۔ سلیم کاثر، جعفر بلوچ، راجا رشید محمود، حفیظ الرحمٰن احسن، نجیب احمد، مشکور حسین یاد، خالد اقبال یاسر، اسلم کولسری، سعود عثمانی، جمشید اعظم چشتی، لطیف ساحل، اعزاز احمد آذر، خالد شریف، اے جی جوش، عباس تابش، شکیل جاذب، سعد اللہ شاہ، فرحت عباس اور دیگر شعرا اور شاعرات نے بارگاہِ سرورِ کونین ﷺ میں منظوم ہدیۂ عقیدت پیش کیا۔ مشاعرے میں پڑھی گئی نعتیں اور رپورٹ روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور کی ۷۔مئی کی اشاعتِ ادب میں شائع ہوئی۔

4- ریڈیو پاکستان لاہور کے پنجابی ادبی پروگرام ''رچناب'' کے لیے پنجابی نعتیہ مشاعرے کی ریکارڈنگ ۱۸۔اپریل کو ہوئی۔ ڈاکٹر یونس احقر میزبان اور آفتاب اقبال پروڈیوسر تھے۔ سلیم کاثر، راجا رشید محمود، جاذب بخاری، پروفیسر عادل صدیقی، سلطان کھاروی، اسماعیل قلندر، مشتاق شفائی، ہجویری بھٹی، نجمہ پروین نجمی اور تسنیم تصور نے اپنا اپنا منظوم ہدیۂ عقیدت پیش کیا۔

5- ۳۰۔اپریل کو انجمن فقیرانِ مصطفیٰ ﷺ فیصل آباد کے زیرِ اہتمام سالانہ نعتیہ مشاعرہ ہوا۔ ملک امیر نواز امیر (ریٹائرڈ ایس ایس پی۔ بانیٔ انجمن) میزبان تھے۔ صدارت راجا رشید محمود (مدیرِ نعت) کی تھی۔ پروفیسر افضال احمد انور (جی سی یونیورسٹی فیصل آباد) مہمانِ خصوصی اور الحاج اصغر علی نظامی مدنی مہمانِ اعزاز تھے۔ پروفیسر ریاض احمد قادری نے نظامت کی۔ حافظ طاہر عباس نے تلاوتِ قرآن کریم کی سعادت حاصل کی۔ پروفیسر قمر الزماں قمر قادری نے مدیرِ نعت کی ایک نعت ترنم سے پڑھی۔ پروفیسر ڈاکٹر ریاض مجید نے مدیرِ نعت کی

خدماتِ نعت پر اپنی اُردو اور پنجابی رباعیات پڑھیں۔ پروفیسر ریاض احمد قادری (ناظمِ مشاعرہ) نے بھی مدیرِ نعت سے اپنی محبت کا مظاہرہ گفتگو میں بھی کیا اور اس حوالے سے ایک نظم بھی پڑھی۔

مشاعرے میں محققِ نعت ڈاکٹر ریاض مجید، علامہ نادر جاجوی، کوثر علی، محمد افضل خاکسار، امیر نواز امیر، پروفیسر غلام مصطفیٰ عاطر، پروفیسر قمر الزمان قمر قادری، پروفیسر یونس جیلانی، ڈاکٹر بشیر احمد مسعود، صوفی حمید علی نقشبندی، محمد یوسف ملک، حکیم محمد رمضان اطہر، پروفیسر جعفر علی قمر سیالوی، الحاج رشید ہادی، فضل کریم فضل، درد جالندھری، شیخ حمید تبسم، قاری سردار محمد (گوجرہ)، پروفیسر غلام رسول شوق، حاجی دلشاد احمد چمن، روشن دین کیفی (سمندری)، محمد اشرف شاکر (سمندری)، ڈاکٹر محبوب حیدر (سمندری)، پیر آصف بشیر چشتی، احمد مختار صدیقی، پروفیسر ریاض احمد قادری (ناظمِ مشاعرہ)، پروفیسر افضال احمد انور (مہمانِ خصوصی) اور صاحبِ صدارت (راجا رشید محمود) نے بارگاہِ رسولِ کریم ﷺ میں اپنا اپنا منظوم ہدیۂ ارادت پیش کیا۔ مہمانِ اعزاز اصغر علی نظامی مدنی نے نثر میں نعت کہی۔ چار شعرا نے اپنی وہ نعتیں سنائیں جو انھوں نے ''سید ہجویر نعت کونسل'' کے دیے ہوئے مصرع ہائے طرح پر کہی تھیں۔

6- روزنامہ ''نوائے وقت'' کے جاری کردہ ماہنامہ ''پھول'' کے مقابلۂ نعت خوانی (زیرِ صدارت مدیرِ نعت) کی تفصیلی رپورٹ اور تصویریں ''پھول'' کے مئی کے شمارے میں تین صفحوں پر شائع ہوئیں۔ ۱۴۔اپریل کے ''نوائے وقت'' اور ''دی نیشن'' میں بھی خبریں اور تصویریں چھپی تھیں۔

7- پی ٹی وی نیشنل پر ۲ مئی (اتوار) کو دن کے بارہ بجے وہ پنجابی محفلِ نعت ٹیلی کاسٹ کی گئی جس میں پروفیسر حفیظ تائب اپنے نعتیہ اشعار پڑھتے رہے، مدیرِ نعت گفتگو کرتے رہے اور نعت خواں خواتین و حضرات نعت خوانی کرتے رہے۔ (حفیظ تائب آج کل سخت بیمار ہیں۔ قارئین ''نعت'' سے درخواست ہے کہ بارگاہِ خالق و مالک جل وعلا میں ان کی صحت یابی کے لیے دُعا کریں)

8- اتوار اور پیر کی درمیانی رات (جو بارھویں ربیع الاول شریف اور پیر کی رات تھی) پاکستان ٹیلی ویژن کی ''نائٹ ٹائم ٹرانسمیشن'' میں بارہ سے تین بجے تک مدیرِ نعت راجا رشید محمود مہمان کے طور پر بلائے گئے۔ سرمد کھوسٹ اور فروہ نیلم میزبان اور محمود عالی پروڈیوسر تھے۔ مدیرِ نعت نے نعت، سیرت النبی ﷺ، اسلامیات، ماہنامہ ''نعت'' اور دیگر دینی موضوعات پر میزبانوں اور کالرز کی طرف سے سوالات کے مسکت، مدلل اور مبسوط جوابات دیے۔ دوسرے مہمان ارشاد اعظم چشتی تھے۔ ان سے نعتِ حضور ﷺ سنی گئی۔ مدیرِ نعت سے بھی ان کا نعتیہ کلام سنا گیا۔ سامعین و ناظرین کو بتایا گیا کہ مدیرِ نعت کی ۱۱۵ مطبوعہ کاوشیں ۲۱ ہزار سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہیں اور ماہنامہ ''نعت'' کے اب تک ۲۲۴۸۴ صفحات شائع ہو چکے ہیں۔

دوسرے دن صبح تین سے چھے بجے تک یہ پروگرام پی ٹی وی پر دوبارہ دکھایا گیا۔

9- حسبِ روایت ۱۲ ربیع الاول کو صبح سات بجے فیاض حسین چشتی نظامی کے ہاں محفلِ درود و نعت شروع ہوتی ہے۔ امسال فیاض حسین چشتی مسلم ٹاؤن سے وفاقی کالونی منتقل ہو چکے ہیں۔ ان کے ہاں حسبِ معمول سات سے آٹھ بجے تک خاموشی سے درودِ پاک پڑھا گیا۔ بعد میں حسن اختر، محمد اشفاق، عبدالمجید بھٹی اور ناصر حسین انصاری کے علاوہ سید محمد رضا زیدی نے نعت خوانی کی۔ مدیر نعت نے محبتِ حضور اکرم ﷺ اور درودِ پاک کے موضوع پر گفتگو کی۔ ان سے نعتیں بھی سنی گئیں۔

10- ۵ مئی کو محمد صلاح الدین کی رہائش واقع فیصل ٹاؤن میں نمازِ مغرب کے بعد محفلِ میلاد ہوئی جس میں قاری محمد افضال انجم، سید ہمایوں رشید، تسنیم الدین احمد اور مدیر نعت نے شرکت کی۔

11- ۸ مئی کو نمازِ مغرب کے بعد قمر ریاض حسین بسرا ایڈووکیٹ سپریم کورٹ کے ہاں (کریم پارک) میں محفلِ میلاد میں ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے گفتگو کی۔ کرم الٰہی نقشبندی اور دوسرے نعت خوانوں نے نعتیں پڑھیں۔ مدیر نعت نے دُعا کرائی۔

12- ۱۰ مئی کو ثانوی تعلیمی بورڈ کے زیرِ اہتمام میٹرک کے طلبہ میں مقابلۂ نعت خوانی میں پروفیسر محمد فیاض سعید (گورنمنٹ کالج ٹاؤن شپ لاہور) حافظ لیاقت علی صدیقی (سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ، گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول، مریدکے) اور مدیر نعت راجا رشید محمود نے منصفین کی حیثیت سے شرکت کی۔ الطاف حسین قادری اور حافظ نواب خاں نے کمپیئرنگ کی۔ اوکاڑا سٹی کے عتیق الرحمٰن، شاہ کوٹ کے محمد مزمل، راجہ جنگ ضلع قصور کے محمد جمیل احمد اور گنڈا سنگھ والا ضلع قصور کے محمد عمران نے کامیابی حاصل کی۔

مدیر نعت نے چیف جج کی حیثیت سے نتائج کا اعلان بھی کیا اور محبتِ رسول ﷺ اور نعت گوئی و نعت خوانی کے مقتضیات پر گفتگو کی اور شرکاء مقابلہ سے ہونے والی غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے احتیاط کی اہمیت پر زور دیا۔

13- ۱۱ نومبر کو ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور نے طالبات کے مقابلۂ نعت خوانی کا اہتمام کیا تھا۔ اس مقابلے کے منصفین بھی وہی تھے جو طلبہ کے مقابلے میں تھے۔ مدیر نعت نے چیف جج کی حیثیت سے مقابلہ جیتنے والی پانچ بچیوں کے ناموں کا اعلان کیا اور اپنی تقریر میں نعت خوانی کے رہنما اصول بیان کیے۔ اور تلقین کی کہ نعت کا ہر کام صرف خوشنودیٔ حضورِ پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نیت سے کرنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆

کتابِ مستطاب ''شاعرِ نعت، راجا رشید محمود''

تحقیق و تحریر: ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ صاحب، جی سی یونیورسٹی لاہور

صفحات: ۵۳۶   بہ الفاظ بحساب ابجد

''حسن و جمال مدینۂ مصطفیٰ''   ''جلوۂ گلشنِ محمد''

''تجلّی النبی''   ''حدائق شانِ نبی''

''صراطِ ادبِ مصطفیٰ''

سالِ اشاعت: ۲۰۰۴ء   بہ الفاظ بحساب ابجد

''باب کمال شاعرِ نعت، راجا رشید محمود''   ''جلوہ گاہ ذکرِ حضور''

''تمغۂ محبتِ مدینہ''   ''گلبن پیغمبرِ رحمت''

''آہنگ نعتِ حضرت''

سالِ اشاعت: ۱۴۲۴ھ   بہ الفاظ بحساب ابجد

''مرکزِ محفلِ فیضِ مدینہ''   ''زیب و شانِ خیر الوریٰ''

''جلوۂ خورشیدِ کرم''   ''بارانِ انوارِ فیضِ حبیب''

''رود جلوۂ فیضانِ مصطفیٰ''   ''چراغِ محفلِ نبیؐ''

''راجا رشید محمود''

اعداد بحساب ابجد: ۸۱۷   بہ الفاظ دیگر

''زیبِ حجرۂ نعتِ نبیؐ''

''رشید محمود''

اعداد بحساب ابجد: ۶۱۲

بہ الفاظِ دیگر: ''نعتِ محمد''

قطعاتِ تاریخ طباعت

کتاب ''شاعر نعت ۔ راجا رشید محمود''

(۱)

جب کوئی مجموعۂ مدحت مجھے کرتا ہے شاد
اور بڑھ جاتی ہے میری احتیاج فیضِ نعت
بزمِ عشاقِ نبی ﷺ اس سے رہے گی نور نور
یہ کتابِ خوب ہے طارقؔ سراجِ فیضِ نعت
شاہؔ صاحب کی جمیل و آگہی پرور کتاب
اس کی تاریخِ طباعت ہے ''زجاجِ فیضِ نعت''

۱۴۲۴ھ

(۲)

زمانے میں فزوں تر ہو رہا ہے بہ ہر دم اعتبارِ شاعرِ نعت
ہے محمودؔ محبانِ محمد ﷺ جمیل و خوب کارِ شاعرِ نعت
عطا ہے خاص ربِ مصطفیٰ ﷺ کی مسلسل اعلیٰ کار شاعرِ نعت
مجلی اُس کی بزمِ فکر کو اور کرے پروردگار شاعرِ نعت
نمایاں اس کتابِ خوب سے ہے کمال و افتخارِ شاعرِ نعت
رقم سلطانؔ نے اس میں کیے ہیں کچھ ''احوالِ دیارِ شاعرِ نعت''
کہی تاریخ اس کی میں نے طارقؔ ہے ''طیبہ'' سے ''وقارِ شاعرِ نعت''

۲۶ + ۱۳۹۸ = ۱۴۲۴ھ

محمد عبدالقیوم خان طارقؔ سلطانپوری (حسن ابدال)

پروفیسر ڈاکٹر ریاض مجید کی رباعیات آئندہ شمارے کی زینت ہوں گی